عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر : ۲۱

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جو دیوانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں وہ طاقت سے نہیں ڈرتے

قادیانیت کا تعاقب دنیا کے

گوشے گوشے میں کیا جائے گا

انگلینڈ میں عظیم الشان

عالمی ختم نبوۃ کانفرنس سے علماء کا خطاب

اسلام میں داڑھی کی شرعی حیثیت

چند عبرتناک واقعات

متعدی وبا طاعون سے بچنے کیلئے چند اسلامی اعمال

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

زر خلع

میری بہن کی شادی ہوئی۔ وہ اکیس بائیس دن شوہر کے ساتھ رہی۔ ان چند دنوں کے اندر اس کے شوہر نے اسے بہت مارا پیٹا اور اس کے گھر والوں نے بھی اسے ذہنی اذیتیں دیں۔ پھر لڑکی کو ہم اپنے گھر لے آئے اور معاملہ پنچوں کے درمیان اٹھایا۔ ایک صاحب جو عالم دین ہیں لڑکے والوں کی طرف سے آئے۔ اب لڑکی اس گھر کے ماحول اور شوہر کی ذہنی کیفیت اور شوہر کے تشدد کی وجہ سے وہ شوہر کے گھر جانے کے لئے قطعی تیار نہیں اور خلع چاہتی ہے۔ لڑکی کے انکار کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لڑکے کا شادی سے آٹھ سال پہلے دماغی توازن خراب ہو گیا تھا اور یہ بات جان بوجھ کر شادی سے پہلے چھپائی گئی اور اب وہ عالم دین (جو لڑکے کی طرف سے آئے تھے) فرماتے ہیں کہ لڑکے کے اوپر اس کی بڑی بہن نے جادو کرایا ہے' اس لئے اس نے اپنی بیوی پر تشدد کیا اور اب وہ ٹھیک ہو گیا ہے لہٰذا اب لڑکی طلاق طلب نہیں کر سکتی۔ اب وہ زر خلع کے عوض خلع حاصل کرے اور لڑکے کو دو لاکھ روپے دے۔ اس مسئلے کی روشنی میں آپ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دے کر مشکور فرمائیں۔

سوال ۱ :- کیا شوہر چند ہزار کے زیور اور کپڑے واپس لینے اور مہر معاف کرانے کے علاوہ دو لاکھ بطور زر خلع طلب کر سکتا ہے؟

۲ :- یہ معاملہ کیونکہ عالم دین کی طرف سے اٹھایا گیا ہے کہ شادی پر جو خرچ ہوا (کھانے پینے پر) اس کے بدلے دو لاکھ روپے دیں اور خلع حاصل کر لیں جبکہ لڑکی تشدد کا نشانہ بنی اور ظلم لڑکے کی طرف سے ہوا ہے اور لڑکا بھی اپنے جرم کا اقرار پنچوں میں کر چکا ہے۔

۳ :- لڑکی یہ رقم کہاں سے دے جبکہ اسلامی معاشرہ میں لڑکی خود والدین کے زیر کفالت ہوتی ہے۔

جواب :- صورت مسئولہ کے مطابق چونکہ اذیت و تشدد کی شکل میں زیادتی مرد کی طرف سے ہے اس لئے تقریباً تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ شوہر کے لئے معاوضہ لینا جائز نہیں' اسے چاہئے کہ معاوضہ (زر خلع) کے بغیر عورت کو طلاق دے دے ایسی صورت میں اگر مرد معاوضہ لے گا تو مرتکب حرام اور سخت گناہ گار ہو گا۔ بصورت دیگر بھی مہر کی مقدار سے زیادہ لینا شوہر کے لئے مناسب نہیں۔ سوال کے مطابق جب عورت زیور' کپڑے اور مہر معاف کر رہی ہے اور کسی حال میں شوہر کے ساتھ نباہ کرنے کو تیار نہیں ہے' پنچایت کو چاہئے کہ شوہر کو راضی کر کے خوش اسلوبی سے خلع کروا دیں۔ فقط واللہ اعلم۔ ہٰکذا فی فتح القدیر ص ۲۰۳ ج ۴۔ عالمگیریہ ص ۵۱۵۔ بدائع الصنائع ص ۱۵۰ ج ۳۔ البحر الرائق ص ۸۳ ج ۴ وغیرھا ذالک من الکتب الفقہ۔

جبری طلاق کا حکم

سوال :- میں میڈیکل کالج میں پڑھاتا ہوں۔ میری پہلی بیوی جولائی ۱۹۸۷ء میں بعارضہ کینسر انتقال کر گئیں۔ اس وقت میں تقریباً ۵۵۔۵۶ سال کا تھا۔ پانچ بچے ہیں جو اس وقت میڈیکل کالج اور انجینئرنگ میں پڑھ رہے ہیں۔ ۴ لڑکیاں ہیں اور ایک لڑکا۔ میں نے ۳ لڑکیوں کی شادی کر دی ہے۔ لڑکے کی شادی بھی ہو گئی ہے۔ صرف ایک چھوٹی لڑکی باقی ہے۔ جس کی شادی انشاء اللہ دسمبر ۱۹۹۳ء میں ہو جائے گی۔ بیوی کے انتقال کے بعد میں نے ۱۹۸۹ء میں دوسری شادی کر لی۔ اس شادی کے وقت تین لڑکیوں کی شادی ہو چکی تھی۔ بیٹا امریکہ چلا گیا تھا۔ سب سے چھوٹی بچی کو میرے پہلے سسرالی عزیزوں اور بہن بھائیوں نے اتنا بھڑکایا کہ ہر وقت لڑائی جھگڑا پر آمادہ رہتی تھی۔ میں اس کو کہیں بھیج بھی نہیں سکتا تھا اور نہ ہی خود جاتی تھی۔ سب نے مل کر مجھ پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا کہ میں اس بیوی کو طلاق دے دوں۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ۹۰ء میں مجھ سے کہا گیا کہ یا تو بیوی کو رکھو یا ہم لوگوں سے تعلق رہے۔ میں پھر بھی کسی نہ کسی طرح گاڑی کھینچتا رہا۔ مگر بیوی کے رشتہ دار بھائی بند برابر مجھ سے جھگڑا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ کونسلر کو درخواست دے دی کہ بیوی کو حبس بیجا میں رکھا ہوا ہے اور کھانے پینے کو نہیں دیتے ہیں۔ رات دس بجے کونسلر نے آدمی بھیجے بلانے کے لئے' میں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے زبردستی اٹھا لے جانا چاہا۔ میں گھر سے دوسری چھت سے ہو کر باہر چلا گیا۔ کونسلر بیوی کو گھر سے نکال کر لے گیا۔ دوسرے دن میرے بچوں نے زور دیا اور میں بھی غصہ میں تھا کہ اب تو طلاق دو۔ ایک وکیل سے وہ طلاق نامہ لکھوا کر لے آئے۔ مجھ سے دستخط تین جگہ کرائے اور وہ طلاق نامہ بیوی کو بھجوا دیا۔ جو اس نے وصول نہیں کیا۔ اپنا سامان اس نے منگوا لیا۔ اس کے بعد بیٹے کی شادی ہو گئی اور اب چھوٹی بچی کی بھی شادی اور رخصتی انشاء اللہ ۳۰ دسمبر کو ہو جائے گی اور میں تنہا رہ جاؤں گا۔ تقریباً ایک سال سے بیوی کے عزیز اس کوشش میں ہیں کہ مصالحت ہو جائے۔ میں بھی سوچتا ہوں کہ کسی غریب عورت کو سہارا مل جائے گا اور شاید جو گناہ مجھ سے سرزد ہو گیا ہے اس کا ازالہ بھی ہو جائے۔ بہت ہی مختصراً میں نے آپ کو حالات تحریر کئے ہیں۔ اب آپ سے دینی مشورہ درکار ہے کہ۔

ا۔ آیا اگر میں سابقہ بیوی کو لانا چاہوں تو کیا لا سکتا ہوں (طلاق دینے کا خیال نہ میرا پہلے تھا اور نہ ہی اب ہے۔ سب مجبوری کے تحت ہو گیا کیونکہ بیٹے نے گولی مار دینے کی دھمکی بھی دی تھی)۔

۲۔ اس کے لانے کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا۔ ذرا تفصیل سے بتا دیجئے۔

۳۔ یہ طلاق شرع میں مانی جائے گی یا نہیں کیونکہ میں نے صرف کاغذ پر دستخط کئے تھے۔ منہ سے یا دل میں کچھ نہیں کہا تھا۔

۴۔ اس وقت میری عمر ۶۲ سال ہے۔ ۴ لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ میرے بعد یا میں اپنی زندگی میں اگر ترکہ تقسیم کرنا چاہوں تو کس حساب سے کروں ترکہ میں مکان' زمین اور بینک میں موجود پیسے ہیں۔

جواب :- بصورت مسئولہ اگر واقعی جان سے مار دینے کی دھمکی کے ساتھ زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لئے گئے ہیں اور شوہر نے الفاظ طلاق زبان سے نہیں دہرائے تو شرعاً اس کارروائی سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ نکاح بدستور باقی ہے۔ شوہر عدالت میں دعویٰ دائر کر کے بیوی گھر لا سکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

اگر زندگی ہی میں تقسیم کرنا ہو تو سب کو برابر برابر حصہ دینا ہو گا اور مرنے کے بعد لڑکے کو لڑکیوں سے دو گنا ملے گا۔

سود کا مسئلہ

سوال :- میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ ویاج کا ایک روپیہ لینا ۳۵ زنا کے برابر ہے۔ کیا دینے والے کے لئے بھی یہی گناہ ہوتا ہے یا صرف لینے والے کے لئے ہو گا؟ اگر دینے والے کے لئے بھی یہی گناہ ہے تو ایک ایسی مجبوری ہو جائے مثلاً ۱۰یا۱۵ ہزار کی سخت ضرورت ہو جائے مثلاً گھر میں ایسی نازک بیماری آ جائے کہ فوراً اس کا علاج نہ ہو گا تو مریض یا تو سخت تکلیف میں آ جاتا ہے یا جان کا خطرہ ہو جاتا ہے اور پیسے ویاج سوا کسی سے بھی ملتے نہیں ہیں' تو کیا ایسی مجبوری میں ویاج پر پیسے لینے جائز ہیں یا نہیں؟

جواب :- سود پر پیسے لینا بھی گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آفت سے بچائے' مرجانا بہتر ہے مگر سود پر پیسہ لینا برا ہے۔

●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ انٹرنیشنل کراچی

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۲۱ ● بتاریخ ۱۶ر جمادی الاول تا ۲۲ر جمادی الاول ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۲۱ر اکتوبر تا ۲۷ر اکتوبر ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ——— ۲

۲۔ نعت شریف ——— ۴

۳۔ اداریہ ——— ۵

۴۔ نور اور نار کے درمیان حائل خلیج ——— ۶

۵۔ تحصیل علوم دینیہ کا نسخہ اکسیر ——— ۷

۶۔ وطن عزیز میں فحاشی کا سیلاب ——— ۹

۷۔ حاجیوں کا پرسنل کوٹہ اور مالی نقصان ——— ۱۱

۸۔ اسلام میں داڑھی کی حیثیت کیا ہے؟ ——— ۱۲

۹۔ بزم ختم نبوت ——— ۱۴

۱۰۔ اللہ سے شرم کیجئے ——— ۱۶

۱۱۔ لندن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ——— ۱۷

۱۲۔ اخبار ختم نبوت ——— ۲۳

۱۳۔ آوار خصت ہوا شیخ در خواستی ——— ۲۷

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

[illegible]
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۱۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک۔ نوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۰۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۴۳ بزرٹہ لائن کراچی

شاعر ختم نبوت الحاج سید امین گیلانی، شیخوپورہ

جو دیوانے نبی ﷺ کے ہیں وہ طاقت سے نہیں ڈرتے

ہمیں اللہ کا ڈر ہے حکومت سے نہیں ڈرتے
کوئی فرعون ہو اس کی رعونت سے نہیں ڈرتے
حکومت کو اگر ہے ناز اپنے جبر و قوت پر
تو سن لے ہم کسی کے جبر و قوت سے نہیں ڈرتے
دکھا کر شان و شوکت تم خدا بنتے ہو نادانو
خدا والے تمہاری شان و شوکت سے نہیں ڈرتے
اگر طاقت ہے تم میں اپنی طاقت آزما دیکھو
جو دیوانے نبیؐ کے ہیں وہ طاقت سے نہیں ڈرتے
ہمیں ہے کملی والا جان و مال اولاد سے پیارا
چلاؤ گولیاں تم، ہم شہادت سے نہیں ڈرتے
رسول اللہ کے گستاخ کو ہم قتل کردیں گے
اگر ہے یہ بغاوت ہم بغاوت سے نہیں ڈرتے
قیامت میں امیں یہ حکمراں کیا منہ دکھائیں گے
بڑے ہی سنگ دل ہیں جو قیامت سے نہیں ڈرتے

طاعون کی وبا سے پوری دنیا میں خوف وہراس

اس متعدی وبا سے بچنے کے لئے چند ضروری اسلامی اعمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھارت کے کچھ علاقوں میں طاعون کی وبا پھیل گئی ہے' جس کی وجہ سے پوری دنیا میں خوف وہراس کی کیفیت ہے اور اس وبا کے متعدی ہونے کی بنا پر دنیا کے مختلف علاقوں میں اس کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ پوری دنیا نے اس وبا کی بناء پر ہندوستان سے اپنی آمدورفت معطل کردی ہے۔ پڑوسی ملک ہونے کی بنا پر پاکستان میں سب سے زیادہ خطرہ محسوس کیا جارہا ہے کہ خدانخواستہ کہیں یہ وبا پاکستان کا رخ نہ کرے۔ عام مشاہدہ یہ ہے کہ طاعون کی شدت ان علاقوں میں زیادہ ہے' جن علاقوں کے ہندوؤں نے بابری مسجد کو شہید اور مسمار کرنے میں زیادہ حصہ لیا تھا' اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ "بابری مسجد" کی توہین کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو طاعون کے اس عذاب میں مبتلا کیا ہے۔ اس سے قبل زلزلہ کی شکل میں اللہ تعالیٰ ایک عذاب میں ان علاقوں کے لوگوں کو مبتلا کرچکے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ وبا بھی ایک آزمائش اور امتحان ہے اور نافرمانوں کی سزا۔ حدیث مبارکہ میں نیک مومن کو اس وبا میں مبتلا ہو کر مرنے پر شہید کے اجر کی نوید سنائی گئی ہے۔ بہرحال چونکہ یہ عذاب الٰہی کی ایک شکل ہے اور احادیث نبویہ ﷺ میں ہمیں ایسے مواقع پر نبی اکرم ﷺ کا یہ طرز عمل ملتا ہے۔

—— نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کیا جائے۔

—— اور گناہوں سے توبہ کی جائے' اور کثرت سے استغفار کیا جائے۔

—— جن لوگوں نے کسی پر ظلم و زیادتی کی ہو یا کسی کا حق دبایا ہو' وہ اہل حقوق کے حق واپس کریں' اور ان سے معافی تلافی کرائیں۔

—— معاشرہ میں جن گناہوں کا عام رواج ہوگیا ہے' ان کو چھوڑنے کا عزم کریں۔

—— صدقات و خیرات کثرت سے کریں' کیونکہ صدقہ بلا کو دفع کرتا ہے۔

—— مختلف اذکار و اوراد اور قرآن مجید کی تلاوت کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں۔

اس لئے طاعون سے بچنے کے لئے مسلمانان پاکستان اور عالم اسلام سے اپیل ہے کہ حرم کعبہ بیت اللہ اور حرم مسجد نبوی اور روضہ اقدس ﷺ پر حاضر ہونے والے دعاو استغفار کرکے اس عذاب سے بچنے کی دعا کریں۔ ائمہ حرمین شریفین اس بلا کے خاتمہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ پاکستان اور ہندوستان کے مسلمان خصوصی طور پر انفرادی اور اجتماعی طور پر توبہ و استغفار کریں۔ صبح و شام دو دو رکعت صلوۃ التوبہ پڑھیں۔ فجر اور عشاء کے بعد سورۃ یٰسین شریف کا ورد کریں۔ چلتے پھرتے استغفار کرتے رہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد سورۃ قریش اکتالیس مرتبہ ہر شخص پڑھے اور ایک ایک تسبیح درود شریف کی پڑھیں۔ ہر نماز کے بعد اہتمام سے اس عذاب سے دوری کے لئے دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی رحمت ﷺ کے طفیل اس امت مرحومہ پر رحمت فرمائیں اور تمام بلیات سے اس کی حفاظت فرمائیں۔

(از حضرت مولانا) محمد یوسف لدھیانوی
خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
مہاجر مدنی قدس سرہ
[illegible]

تحریر۔ ضیاء الحق شیخ بی ایڈ

نور اور نار کے درمیان حائل خلیج

اللہ کی محبت انسان کے سینے میں نور ایمان بھر دیتی ہے

اگرچہ نور و نار دونوں روشنی دیتے ہیں مگر دونوں کی فطرت میں کتنا بڑا تضاد ہے۔ نور نیکی کا منبع' اس لئے اس میں امن و سکون اور راحت و ٹھنڈک ہے جبکہ نار بدی میں سرگرداں' جس میں تپش اور حرارت ہے اور یہی تپش انسان کو غصہ دلاتی ہے' جس پر حرارت اسے جلا کر فنا کر دیتی ہے' مگر نور تسکین بہم پہنچاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جب اہل ایمان پل صراط سے گزریں گے (جو دوزخ کے اوپر ہے) تو دوزخ ان سے کہے گی' جلدی سے گزر جاؤ' تمہارے ایمان کے نور سے میری آگ کے شعلے ٹھنڈے پڑتے جا رہے ہیں۔"

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نور نار پر غالب ہے۔ نار کی حرارت نور کو فنا نہیں کر سکتی جبکہ نور کی لطیف کرنیں نار کی حرارت کو ٹھنڈا کر دیتی ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ اس دنیا میں آنے سے پہلے عالم ارواح میں روحیں جیسی پہلے دن تھیں آخر وقت تک ویسی ہی رہیں۔ مگر جب عالم دنیا میں آئیں اور بدن سے ان کا رابطہ ہوا تو پھر ان کے اندر اللہ تعالیٰ کے قرب کے درجات حاصل کرنے کی ایسی استعداد پیدا ہوئی کہ موت بھی ان کے اس عمل ارتقاء کو ختم نہ کر سکی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں تمام جہانوں اور بادشاہوں کا مالک ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو ان کے حکمرانوں کے دلوں کو ان پر رحمت و شفقت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں' مگر جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو غضب اور عقوبت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں' پھر وہ ان کو سخت عذاب اور تکلیف دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کے سینے میں نور ایمان بھر دیتی ہے' تو وہ مادی دنیا سے کنارہ کشی اور آخرت کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ کنارہ کشی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان دنیاوی نعمتوں سے بے نیاز ہو کر جنگلوں اور ویرانوں میں نکل جائے بلکہ دنیاوی جاہ و جلال سے کنارہ کشی کا مطلب یہ ہے کہ انسان حقوق اللہ اور خاص کر حقوق العباد سے ہٹ کر کوئی کام نہ کرے اور ہمہ وقت اپنے آپ کو حقوق العباد کی ادائیگی میں چاق و چوبند رکھے جیسا کہ علامہ فرماتے ہیں۔

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا' جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا

ایمان کی پختگی اور دل کے یقین کے لئے ضروری ہے کہ انسان ہمہ وقت اس بات کو ذہن میں رکھے کہ یہ دنیا ادنیٰ درجہ کی ختم ہو جانے والی چیز ہے۔ یہ زندگی موت کی امانت ہے' جب آئے گی تو قبر کا ثواب و عذاب' قیامت کا حساب و کتاب' جنت اور دوزخ کی جزا و سزا کے واقعات ہونا شروع ہو جائیں گے۔ جبکہ آخرت کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں کفار کے لئے عذاب شدید اور اہل ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب پر اور ان کی سماعت پر مہر لگا دی ہے (نہ وہ حق بات سمجھتے ہیں نہ سنتے ہیں) اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے (وہ حالات و واقعات سے عبرت حاصل نہیں کرتے)۔" (البقرہ:۶-۷)

فرمایا۔

"جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے یعنی ایمان اختیار نہ کیا' ہم ان کو عنقریب ایک سخت نار (آگ) میں داخل کریں گے اور وہاں ان کی برابر یہ حالت رہے گی کہ جب ایک دفعہ ان کی کھال آگ سے جل جائے گی تو ہم اس پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری تازہ کھال پیدا کر دیں گے تاکہ ہمیشہ عذاب میں اپنے کئے کی سزا بھگتتے رہیں۔"

یاد رہے! احساس زیاں کا جاتے رہنا انفرادی سطح پر ہو یا قومی سطح پر' اتنا بڑا المیہ ہے جس کی تلافی کسی صورت ممکن نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے مکافات عمل کے طور پر قدرت کی طرف سے زیر عتاب ہے اور اسے پتہ بھی نہ چلنے پائے کہ وہ زیر عتاب ہے تو اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص جاہل مطلق ہو اور اسے پتہ بھی نہ ہو کہ وہ جاہل ہے یا جیسے کوئی مریض ہو اور اسے اپنی بیماری کا علم بھی نہ ہو۔ تو ایسی صورت میں علاج کرنے اور صحت یاب ہونے کے امکانات بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان باتوں پر عذاب کی وعید دی ہے جو دیکھنے میں معمولی مگر حقیقت میں بڑے گناہ ہیں۔ حقارت سے کسی پر ہنسنا' کسی پر طعن کرنا' کسی کو برے لقب سے پکارنا' کسی کے متعلق بدگمانی کرنا' کسی کا عیب تلاش کرنا' کسی کو بلاوجہ برا بھلا کہنا' کسی کی چغلی کھانا' نیز کسی پر تہمت لگانا' کسی کو دھوکہ دینا' کسی کے نقصان پر خوش ہونا' ضرورت کے وقت باوجود قدرت کے کسی کی مدد نہ کرنا' تکبر و غرور پر فخر کرنا' ناتواں پر ظلم کرنا' کسی کی آبرو پر صدمہ پہنچانا' چھوٹوں پر رحم نہ کرنا' بڑوں کی عزت نہ کرنا' بھوکوں اور ننگوں کی حیثیت کے موافق خدمت نہ کرنا۔ کسی کی زمین پر موروثیت کا دعویٰ کرنا' داڑھی منڈوانا' کافروں اور فاسقوں جیسا لباس زیب تن کرنا' عورتوں کی طرح وضع بنانا' بے خطا جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا' جو گناہ ہو چکے ہیں ان سے توبہ کرتے رہنا چاہئے کیونکہ سچی توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ کسی مصیبت میں اس کا ساتھ چھوڑے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت میں رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی سختی دور کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے اس کی سختی دور کرے گا۔ اسی طرح جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔"

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والا ہے۔"
(القرآن)

اس کے نزدیک توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور ماں باپ کی نافرمانی کر کے ان کو تکلیف دینا بڑے گناہ ہیں۔ البتہ حقوق العباد میں توبہ کی یہ بھی شرط ہے کہ اہل حقوق سے بھی تلافی گناہ کی معافی لی جائے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ ایسی بہشت میں داخل ہوں گے۔ جہاں ان کے مکانوں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم ان کو نہایت خوبصورت گنجان سایہ دار محلات میں داخل کریں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"خاوند کی نافرمان بیوی کی نماز اس کے سر سے آگے نہیں بڑھتی یعنی قبول نہیں ہوتی۔ یہ حقیقت ہے کہ کسی سے جس قدر زیادہ خصوصیت ہوتی ہے' اسی قدر اس سے زیادہ تعلق ہوتا ہے اور جتنی کوئی چیز عام ہوتی ہے اس سے کم تعلق ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی یہ زندگی بہت مختصر سی ہے۔ اگر اسلام پر قائم رہ کر کچھ تکلیف بھی برداشت کرنا پڑے تو گھبرایئے نہیں۔ مرنے کے ساتھ ہی ایسا عیش و سکون ملے گا کہ یہاں کی سب تکلیفیں بھول جائیں گی۔ اسی یقین کو نور

باقی ص ۲۵ پر

احسان اللہ شائق' جامعہ حمادیہ

تحصیل علوم دینیہ کا نسخۂ اکسیر

اللہ ان لوگوں کا مرتبہ بلند کرے گا جو ایمان لائے اور جو اہل علم ہیں

علم دین اللہ تبارک و تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی کے ذریعہ انسان کو اللہ کا راستہ معلوم ہوتا ہے۔ جس پر چل کر انسان اللہ کی رضا حاصل کر سکتا ہے اور جنت کا مستحق بنتا ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے جس قدر محنت کی جائے کم ہے۔ اس کی تحصیل میں جو وقت بھی صرف ہو گا وہ عبادت ہی میں گزرے گا۔ رفع درجات کا سبب ہو گا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اللہ تعالیٰ تم میں ان لوگوں کا مرتبہ بلند کرے گا جو ایمان لائے اور ان لوگوں کا جو اہل علم ہیں۔" (سورۃ مجادلہ)

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"جو شخص علم حاصل کرنے کے راستہ پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔"

البتہ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے اجتناب کرنا طالب علم کے لئے نہایت ضروری ہے اور کچھ وہ امور جن کا اختیار کرنا طلب علم میں معین و مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اب ہم دونوں قسم کی چیزیں قرآن و حدیث اور اہل علم کے ارشادات کی روشنی میں ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

پہلی قسم واجبات

یعنی وہ امور جو حصول علم کے لئے واجب کے درجہ میں ہیں' ان کے فوت ہونے کی صورت میں علم سے محرومی تک نوبت آتی ہے۔ علم انسان کے لئے سود مند ہونے کی بجائے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ تقویٰ اختیار کرنا :۔ تقویٰ (پرہیز گاری) تحصیل علوم کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان اس میدان میں ترقی نہیں کر سکتا ہے۔ علم نافع کا لازمی نتیجہ یہی ہے کہ اس سے خوف خدا پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ایسے علماء و طلبہ کو اپنے علم کے بارے میں فکر کرنی چاہئے۔ کیونکہ ارشاد باری ہے۔

"خدا سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (اس کی عظمت کا) علم رکھتے ہیں۔"

یا طالب العلم باشر الورعا
و جانب النوم و احذر الشبعا
و داوم الدرس لا تفارقه
والعلم بالدرس قام و ارتفعا

ترجمہ۔ "اے طالب علم تقویٰ اختیار کر۔ نیند اور بسیار خوری سے اجتناب کر اور سبق میں مداومت کر اس کو کبھی مت چھوڑ۔ کیونکہ علم درس و تدریس ہی کے ذریعہ قائم اور بلند ہوتا ہے۔"

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"جو شخص علم حاصل کرنے میں تقویٰ اختیار نہ کرے' اللہ تعالیٰ اس کو تین مصائب میں سے کسی ایک میں مبتلا فرمائے گا۔ یا تو اس کو جوانی میں موت آئے گی یا کسی دور دراز دیہاتوں میں اس کو ڈال دے گا (جہاں وہ اپنے علم سے معتدبہ فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا) یا اس کو بادشاہ کا خوشامدی بنا دے گا۔"

۲۔ کثرت کلام سے بچنا :۔ یعنی فضول اور لایعنی باتوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ویسے تو ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ فضول باتوں سے اجتناب کرے لیکن طلبہ کو خاص طور پر اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

۳۔ فضول اور بیہودہ باتیں :۔ اس قسم کی باتیں کرنے والے کی مجالس سے بچنا' یعنی نہ خود اس میں مبتلا رہے نہ کسی ایسے آدمی کو اپنے پاس بیٹھنے دے نہ اس کے پاس جائے۔

۴۔ غیبت سے بچنا :۔ غیبت تو ویسے ہر مسلمان کے لئے حرام ہے لیکن طلبہ کو اس سے خاص اہتمام کے ساتھ بچنے کی ضرورت ہے کیونکہ غیبت تحصیل علم کے لئے بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ خصوصاً اساتذہ کرام کی غیبت انتہائی مضر ہے۔

۵۔ کثرت نیند سے پرہیز کرنا :۔ کیونکہ کثرت نوم کسب علم کے لئے مخل ہے۔ کسب جدوجہد بیداری کو چاہتا ہے۔

بقدر الکد نکتسب المعالی
من طلب العلا سهر اللیالی

یعنی۔ "محنت و کوشش کے بقدر ہی بلندی مقام حاصل ہوتی ہے جو بلندی مقام کا طالب ہو گا وہ راتوں کو جاگے گا (یعنی راتوں کو بیدار رہ کر محنت و کوشش کرے گا)۔"

۶۔ سستی پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کرنا۔

دوسری قسم مستحبات

یعنی وہ اشیاء جو طلب علم میں معین و مددگار ہیں' ان میں سے کچھ یہاں ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ حتی الامکان بازار کی کھلی ہوئی چیزیں کھانے سے بچنا۔ کیونکہ ان میں ہر قسم کے لوگوں کی نظریں پڑتی ہیں خصوصاً فقراء کی جو خریدنے پر قادر نہیں اس وجہ سے اس کھانے کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔ ان میں نجاست وغیرہ گرنے کا بھی زیادہ احتمال ہوتا ہے۔

۲۔ فاسق و فاجر بے دین لوگوں کی صحبت سے بچنا۔ کیونکہ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔

یعنی۔ "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے"

اس لئے دوستی سے پہلے دیکھے کہ کیسے آدمی کو اپنا دوست بنا رہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی دوستی دین و دنیا دونوں کو لے ڈوبے خصوصاً طلبہ کو اس کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے۔

۳۔ پڑھنے کے لئے قبلہ رو ہو کر بیٹھے۔ کیونکہ اس کے بڑے فضائل و برکات ہیں۔

۴۔ حضور ﷺ کی سنتوں کی پابندی کرے۔

اسباب نسیان یعنی حافظہ کے کمزور ہونے کے اسباب

حافظہ کو کمزور کرنے والے اسباب سے پرہیز کرنا بھی طلبہ کے لئے ضروری ہے۔ ان اسباب میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ گناہ :۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی یہ ایسا سبب ہے جس سے بہت زیادہ نسیان پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ گناہ کا اثر ظلمت ہے اور علم نور اور دونوں کا جمع ہونا محال ہے جیسا کہ حضرت امام شافعیؒ کے مشہور اشعار ہیں۔

شکوت الی وکیع سوء حفظی
فاوصانی الی ترک المعاصی
فان العلم نور من اله
و نور الله لا یعطی لعاص

ترجمہ۔ "میں نے اپنے استاذ حضرت وکیعؒ سے حافظہ کے کمزور ہونے کی شکایت کی۔ انہوں نے مجھے وصیت فرمائی کہ گناہوں کو ترک کرو کیونکہ علم اللہ کا نور ہے۔ اللہ اپنا نور کسی گناہگار کو عطا نہیں فرماتا۔"

فائدہ :۔ حضرت امام وکیعؒ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ کمزوری حافظہ کا اصل سبب ابتلاء بالمعاصی ہے۔

۲۔ دنیوی تفکرات و احزان سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔

۳۔ کثرت علائق :۔ یعنی طالب علمی کے زمانے میں لوگوں سے زیادہ تعلقات کا بڑھانا۔ اس سے بھی حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں مختلف خیالات کے لوگ ہوتے ہیں جب ان سے تعلقات ہوں گے تو ان کے مختلف خیالات کا اثر دل و دماغ پر ہو گا جس سے ذہن منتشر و پریشان رہے گا اور جو کچھ یاد تھا وہ سب بھول جائے گا۔ اس لئے طالب علم کو [illegible]

رکھنا ضروری ہے۔

۴۔ ہرا دھنیا کھانا۔

۵۔ کھٹا سیب کھانا۔

۶۔ قبروں پر لگے ہوئے کتبوں کو پڑھنا۔

۷۔ کھٹمل پکڑ کر زندہ پھینک دینا۔

۸۔ نجاست بنا کر زیر ناف صاف کر کے غسل خانہ یا بیت الخلاء کے نالیوں میں پھینکنا۔

حافظہ قوی ہونے کے اسباب

۱۔ **مسواک کرنا**:۔ دوسرے فوائد کے علاوہ ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ اس سے حافظہ قوی ہوتا ہے۔ زبان میں فصاحت پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ تہجد پڑھنا۔

۳۔ قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا۔

۴۔ کثرت سے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا۔

۵۔ ان دعاؤں کو پڑھتے رہنا رب زدنا علماً۔ ربی اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی۔

۶۔ شہد پینا۔

۷۔ اس نسخہ کا استعمال۔ روزانہ گیارہ کشمش۔ گیارہ بادام۔ گیارہ منقہ۔ گیارہ کالی مرچ اور ایک تولہ مصری۔ سونے سے قبل کھا لیا جائے اور پانی پیئے بغیر سو جائے۔

اساتذہ کرام اور اہل علم کی تعظیم

طلبہ کو یہ بات خوب ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ طالب علم جب تک اساتذہ کرام اور دیگر اہل علم حضرات کی عزت و احترام کا خیال نہیں کرے گا۔ اس وقت تک اس کو علم نافع حاصل نہیں ہوگا۔ عالم کو اپنے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے دلائل کی روشنی میں کسی اور عالم کی بات کو رد کرنے کا حق ہوتا ہے۔ لیکن ان کی شان میں گستاخی، بے احتیاطی کرتے ہیں۔ اپنی پسند کے عالم کی بات کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں اور دوسرے عالم کے لئے انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ یہ بہت ہی خطرناک مرض ہے۔ اس میں مبتلا ہو کر آدمی علم سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ مقولہ مشہور ہے:

ما فصل من وصل الا بالحرمۃ

وما سقط من سقط الا بترک الحرمۃ

یعنی۔ "جو بھی مرتبہ علم پر فائز ہوا وہ ادب و احترام ہی کی وجہ سے فائز ہوا اور جو بھی علم سے محروم ہوا وہ بے ادبی کی وجہ سے محروم ہوا ہے۔"

حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے پڑھنے میں کبھی محنت نہیں کی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اساتذہ اور بزرگوں کے ساتھ ادب و محبت کا تعلق رکھنے کی بدولت عطا فرمایا ہے۔ [illegible] ایک منٹ کے لئے بھی ناراض نہیں کیا اور جتنا میرے قلب میں بزرگان دین کا ادب ہے آج کل شاید ہی کسی کے دل میں اتنا ہو۔" (مآثر حکیم الامت ص ۱۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقولہ ہے۔

"میں اس شخص کا غلام ہوں جس نے مجھے ایک حرف بھی سکھایا ہے اب چاہے وہ مجھے بیچ دے چاہے آزاد کر دے۔"

واقعہ خلیفہ ہارون الرشیدؒ نے اپنے صاحبزادے کو حضرت امام اصمعیؒ کے پاس علم و ادب سیکھنے کے لئے بھیجا۔ خلیفہ نے ایک دن دیکھا کہ حضرت امام وضو فرماتے ہوئے اپنے پاؤں کو ہاتھ سے دھو رہے ہیں اور صاحبزادہ پانی ڈال رہے ہیں۔ ہارون الرشیدؒ امام پر ناراض ہوئے اور فرمایا میں نے تو اس کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ آپ اس کو علم سکھائیں اور ادب سکھائیں آپ کو چاہئے تھا کہ آپ اس کو حکم کرتے کہ ایک ہاتھ سے پانی ڈالے اور دوسرے ہاتھ سے آپ کے پاؤں دھوئے۔

کتابوں کی تعظیم

۱۔ کتاب کو دائیں ہاتھ سے اس طرح اٹھائے کہ سینے کے قریب ہو۔

۲۔ کتاب کو باوضو پڑھے اور جب بھی کتاب اٹھانی ہو وضو کے ساتھ اٹھائے۔

۳۔ کتاب کو تکیہ نہ بنائے۔

۴۔ کتاب کے اوپر رکھ کے کچھ نہ لکھے۔

۵۔ کتاب پر ٹیک لگا کر نہ بیٹھے۔

۶۔ کتابوں کو مراتب کے لحاظ سے اوپر نیچے رکھے۔ سب سے اوپر قرآن کریم اور تفاسیر پھر حدیث پھر فقہ پھر دوسری کتابیں۔

امراء سے اجتناب

علم کی تعظیم میں سے یہ بھی ہے کہ امراء سے اجتناب کیا جائے یعنی امور دنیا کی خاطر ان کے دربار کی حاضری نہ دے بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے اسی پر قناعت کرے اور راضی رہے۔ حضرت علیؓ کا مشہور شعر ہے۔

رضینا قسمۃ الجبار فینا

لنا علم و للجھال مال

یعنی۔ "ہم اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر راضی ہیں کہ ہمارے لئے علم اور جاہلوں کے لئے مال ہے۔"

اشتراء کتب

کتابیں خریدنا بھی تعلیم کے لئے معین و مددگار ہے۔ امام محمدؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ بہت بڑے مالدار تھے۔ اپنا سارا مال انہوں نے کتابوں میں اور تعلیم پر خرچ کر ڈالا۔ حتیٰ کہ ان کے پاس عمدہ قسم کا ایک جوڑا کپڑا بھی نہیں رہا۔ جب حضرت امام ابو یوسفؒ نے ان کو پرانے کپڑوں میں دیکھا تو ایک جوڑا کپڑا ہدیہ میں بھیجا لیکن حضرت امام محمدؒ نے قبول نہیں فرمایا۔

بہرحال یہ چند سطور طلبہ کرام سے دعا لینے کی غرض سے ان کی پیش خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استفادہ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

اللھم اغفر لی ولوالدی وللمومنین جمیعاً

حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کی علالت، دعائے صحت کی اپیل

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلسل ایک ماہ بیرون ملک اور اندرون ملک ملتان، لاہور، بہاولپور، رحیم یار خان، دین پور اور خان پور کے سفر کے دوران علیل ہو گئے۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم کے معالجین حکیم محمد حنیف اللہ صاحب، ڈاکٹر عبدالرؤف، ڈاکٹر عبدالرشید سیال نے چیک اپ کیا اور دو دن مسلسل نگرانی میں رکھا۔

حکیم محمد حنیف اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر صاحبان کے مشورہ سے حضرت اقدس دامت برکاتہم کچھ عرصہ خانقاہ شریف ہی قیام فرمائیں گے۔ عقیدت مند اور جماعتی حضرات صحت و طاقت کی دعا کرتے ہیں۔ جن حضرات نے پہلے پروگرام لے رکھا ہے وہ منسوخ سمجھیں اور حضرت اقدس کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

تحریر۔ طاہر جمیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

وطن عزیز میں عریانی و فحاشی کا سیلاب

وطن عزیز کو لاکھوں قربانیوں کے بعد صرف اس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو

ریاست مدینہ دنیا میں سب سے پہلی اسلامی مملکت ہے جو کہ آج سے چودہ سو سال پہلے سرکار دو عالمؐ نے قائم کی۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب یہ ریاست خالصتاً" اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئی تو اس کی مخالفت یہودیوں' عیسائیوں اور بت پرستوں نے کی۔ گویا کہ اسلام اور اسلامی ریاست کی مخالفت سرکار دو عالمؐ کے دور سے ہی شروع ہو گئی تھی اور ان اسلامی ریاستوں کو ہر لحاظ سے تباہ کرنے کی بھرپور اور منظم سازشیں بھی کی گئیں۔

ہمارا ملک پاکستان بھی ایک ایسی ریاست ہے جس کو خالصتاً" اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اس ریاست میں اسلام کہاں تک نافذ ہوا۔

وطن عزیز کو لاکھوں قربانیوں کے بعد صرف اس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا کہ یہاں اسلامی قوانین کا نفاذ کیا جائے گا۔ آج ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا واقعی ہم نے وہ مقاصد حاصل کرلئے ہیں جن کی خاطر معصوم بچے یتیم ہو گئے' عورتیں بیوہ ہو گئیں' ماؤں نے اپنے جوان بیٹوں کو اس دھرتی کی عزت کے لئے قربان کردیا' عزتیں لٹ گئیں' گھر بار تباہ ہو گئے' سب کچھ لٹانے کے بعد اگر وہ نظریہ جس کے تحت یہ وطن حاصل کیا گیا تھا اگر وہ عملی طور پر نافذ ہو جاتا تو ہم اپنے سب غم بھول جاتے اور اپنی زندگی کا آغاز نئے سرے سے کرتے لیکن افسوس کہ وہ نظریہ آج تک نافذ نہیں ہو سکا۔ ملک میں اسلامی قوانین نافذ نہ ہونے کی وجہ سے آج ہم لوگ جس قسم کی عادات اور مشاغل میں مبتلا ہو چکے ہیں مارے شرم کے سر جھک جاتا ہے۔ آج ہمارا ملک جس طرح عریانی و فحاشی کے جال میں جکڑا ہوا ہے اس کو دیکھ کر کوئی بھی محب اسلام اور محب وطن خاموش نہیں رہ سکتا۔ ہمارے نوجوان جس طریقہ سے بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اگر اس کے سدباب کے لئے سنجیدہ کوششیں نہ کی گئیں تو کچھ بعید نہیں کہ ہمیں اپنی نوجوان نسل سے ہاتھ دھونا پڑ جائیں' نوجوان کسی بھی ملک کا سرمایہ ہوتے ہیں ان کی اچھے طریقہ سے تربیت کرنا ہر ملک و قوم کا فرض اولین ہے۔

وطن عزیز میں لاقانونیت اور بے حیائی کا یہ حال ہے کہ راہ چلتی ہوئی خواتین کو دن دہاڑے سینکڑوں لوگوں کے ان کو سربازار ننگا کردیا جاتا ہے' ان کے کپڑے پھاڑ دیئے جاتے ہیں' بازاروں' گلیوں میں ان کو جانوروں کی طرح گھسیٹا جاتا ہے۔ جب یہ مظلوم اپنی فریاد لے کر کسی تھانہ میں جاتے ہیں تو وہاں حال ہی نرالا ہوتا ہے۔ تھانیدار صاحب کہتے ہیں کہ ظالم بہت طاقتور ہیں لہٰذا تم لوگ ان سے راضی نامہ کرلو تاکہ نہ تم ذلیل ہو اور نہ ہمیں ذلیل ہونا پڑے۔ گویا کہ اس ملک میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا قانون رائج ہے۔ عزت بھی غریب کی لٹے' مار بھی وہ کھائے اور پھر صلح بھی اسے ہی کرنا پڑے۔ اخبارات میں روزانہ ایسی خبریں شائع ہوتی ہیں کہ راہ چلتی عورت کو اغواء کرکے اس سے زیادتی کروالی۔ آج مسلمان عورت کی عزت اس کے اپنے گھر میں محفوظ نہیں۔ اگر ہماری عورتوں کی عزت گھروں میں محفوظ نہیں تو اور کہاں محفوظ ہو سکتی ہے۔ آخر ایسا کیوں ہے چادر اور چار دیواری کے تحفظ کا نعرہ لگا کر وطن حاصل کیا گیا تھا' آج اسی چادر اور چار دیواری کو ہم اپنے ہاتھوں سے پامال کر رہے ہیں۔

کچھ عرصے پہلے موضع جھوک ونیس ملتان میں چند اوباش اشخاص نے دو سگی بہنوں سے ان کے ماں باپ کے سامنے زیادتی کی۔ کیا یہی مسلمان کی غیرت ہے۔ ہم نے شرم و حیا کا جنازہ نکال کے رکھ دیا۔ غیر مسلم بھی ہمارے اس کردار کو دیکھ کر شرم سے سر جھکا لیتے ہیں۔ اس وقت کے وزیراعظم پاکستان خود معاملات کی تحقیق کے لئے مذکورہ مقام پر پہنچے اور تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی قائم کی لیکن نجانے کیوں آج تک اس کمیٹی کی رپورٹ سامنے نہیں آسکی اور نہ ہی ملزموں کی سزا کے بارے میں کچھ پتہ چلا ہے۔ آج اپنے ہی وطن میں اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے درمیان رہتے ہوئے مسلم عورت کی عزت محفوظ نہیں تو ہم غیروں سے کیا گلہ کریں۔

آج ہم عالمی سطح پر واویلا کرتے ہیں کہ کشمیر میں مسلمان عورتوں کی عزتیں لوٹی جارہی ہیں لیکن ہمیں پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا چاہئے کہ کیا ہمارے آزاد وطن میں مسلمان عورتوں کی عزتیں محفوظ ہیں؟

جب تک حکومت چادر اور چار دیواری کو تحفظ فراہم

امان قائم نہیں ہو سکتا۔

جہاں تک پولیس کا معاملہ ہے تو اس پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ پولیس فحاشی کے اڈوں کی باقاعدہ سرپرستی کرتی ہے اور ان اڈوں سے ماہانہ بھتہ وصول کرتی ہے۔ تھانوں میں عورتوں کے ساتھ زیادتی کے بے شمار واقعات سامنے آئے ہیں لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج تک کسی متعلقہ پولیس آفیسر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ پولیس انتظامیہ و صوبائی انتظامیہ اور وفاقی انتظامیہ کو اس قسم کے واقعات سے کوئی دلچسپی نہیں بلکہ ان لوگوں کو اپنی کرسی بچانے کی فکر ہوتی ہے۔

ابھی پچھلے دنوں خبر آئی کہ تھانہ گنڈا سنگھ والا (پنجاب) میں پولیس ملازمین نے غریب کاشتکار کی بیٹی کے ساتھ تھانہ میں زیادتی کی اور پھر اس کاشتکار کو دھمکی دی کہ اگر کسی کو اطلاع کرنے کی کوشش کی تو ہم تیری دوسری بیٹیوں سے بھی یہی سلوک کریں گے۔ جب اس غریب مظلوم کاشتکار نے مقدمہ درج کرانے کی کوشش کی تو مقدمہ بھی درج نہ ہو سکا۔ آخر کار ہائی کورٹ کے حکم پر مقدمہ درج ہوا۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ اگر مقدمہ بھی ہائی کورٹ کے حکم پر ہی درج ہونا ہے تو یہ ایس ایچ او' ڈی ایس پی' اے ایس پی' ایس پی اور ایس ایس پی کس مرض کی دوا ہیں؟ ان پر حکومت کے لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں' ان افسران کو ہر قسم کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں' کیا یہ لوگ اتنا کام بھی نہیں کرسکتے کہ مقدمہ ہی درج کرلیں' اس قسم کے واقعات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام پولیس افسران اوپر سے نیچے تک آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں اور سب اس قسم کے جرائم میں برابر کے شریک ہیں۔ پولیس کا کام لوگوں کی عزت اور جان و مال کی حفاظت کرنا ہے لیکن اگر عزت کے رکھوالوں نے خود ہی عزتیں پامال کرنی شروع کردیں تو ہمیں شرم سے مرجانا چاہئے لیکن شاید شرم و حیا ہی تو ہمارے پاس نہیں ہے۔ اسی لئے تو اس قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ تھانہ گنڈا سنگھ کے اس شرمناک واقعہ کی کوئی تفصیل شائع نہیں ہوئی کہ ان پولیس

[illegible] شاید اس ملک کا یہی نظام ہے کہ غریب کی عزتیں بھی لٹیں، تھانے و عدالتوں کے چکر بھی وہی کاٹیں۔ جب تک ان ملزمان کو اسلامی قوانین کے مطابق سزائیں نہیں دی جاتیں، اس وقت تک ان واقعات کی روک تھام نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی ایک بھی ملزم کو اسلامی قوانین کے مطابق سزا دی جائے تو انشاء اللہ پھر بھی کسی کو کسی کی عزت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرات نہیں ہوگی۔ اگر اس ملک سے عریانی اور فحاشی کا خاتمہ کرنا ہے تو سب سے پہلے اسلامی نظام نافذ کرنا ہوگا۔ اسلامی نظام نافذ کئے بغیر اس ملک سے عریانی، فحاشی ختم نہیں ہو سکتی۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ایک طرف حکومت ملک کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کا دعویٰ کرتی ہے اور دوسری طرف عریانی و فحاشی کو فروغ دیتی ہے۔ آج کل ٹیلی ویژن پر جس قسم کے پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہم صرف نام ہی کے مسلمان ہیں۔ اسلام سے ہمارا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔ ٹیلی ویژن پر پیش کئے جانے والے موسیقی کے پروگرام اتنے واہیات اور فحش ہوتے ہیں کہ شرم سے سر جھک جاتا ہے۔

ٹیلی ویژن کے بعد وی سی آر کی لعنت نے ہمارے نوجوانوں میں شرم و حیا کی رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ انڈین فحش فلمیں ہر ویڈیو سینٹر پر آزادانہ دستیاب ہیں جن کو سب لوگ با آسانی حاصل کر سکتے ہیں۔ کیا زمانے میں تفریح کی یہی ایک قسم باقی بچی ہے کہ عریاں عورتیں دیکھ کر دل خوش کرو۔ یہ فحش اور مخرب الاخلاق فلمیں وطن عزیز میں کیسے آتی ہیں؟ انہیں کون لاتا ہے؟ اور یہ فلمیں ہر چھوٹے بڑے ویڈیو سینٹر تک کیسے پہنچ جاتی ہیں۔ وطن عزیز میں یہ فحش فلمیں پابندی کے باوجود سرعام کیوں فروخت ہو رہی ہیں؟ کیا ہمارے ویڈیو سینٹر کے مالکان اتنی سی بات بھی نہیں جانتے کہ وہ اپنے ہی وطن کی نئی نسل کو تباہ کر رہے ہیں۔ آج ہمارے گھروں سے قرآن پاک کی تلاوت کی بجائے فحش فلمی نغموں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ جو ہماری ماؤں، بہنوں کے ذہنوں پر ناپاک اثرات ڈالتی ہیں، جس گھر سے فحش فلمی گانوں کی آوازیں آئیں گی اس گھر میں خدا کی رحمت کیسے آ سکتی ہے؟

ان عریاں فلموں کے بڑے بڑے پوسٹرز بجلی کے پولوں کے ساتھ لگا دیے جاتے ہیں تاکہ ہر آنے جانے والے کی نظر ان پر پڑے بلکہ صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا، ان فلموں کے پوسٹرز کو تانگوں پر لگا کر پورے شہر کا چکر لگایا جاتا ہے۔ بازاروں میں سے گزرنے والی ماؤں، بہنوں کے سر شرم سے جھک جاتے ہیں ان میں نگاہ اوپر اٹھانے کی ہمت نہیں رہتی۔ گویا کہ ہم اپنی ماؤں بہنوں کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ دیکھو مغرب کی عورتیں ایسا لباس پہنتی ہیں، تم بھی ایسا ہی پہنا کرو۔ آخر ہم لوگ اپنی مسلمان عورتوں کو کیوں عریاں دیکھنا چاہتے ہیں؟ اسلام نے تمام مسلمانوں کے درمیان ایک رشتہ قائم کیا جس کے تحت ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے تمام مسلمان عورتیں ہماری بہنیں ہیں۔ بھائی بہنوں کی حفاظت کیا کرتے ہیں، ان کے

آج کے جدید دور میں ڈش انٹینا نے مسلم امہ کا بیڑہ غرق کر دیا۔ مغربی اقوام کی ایک انتہائی منظم سازش ڈش انٹینا کے ذریعے کامیاب ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ مغربی ممالک نے مسلم امہ کو اخلاقی لحاظ سے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ آج چائے کی دکانوں، ہوٹلوں اور دوسری عوامی جگہوں پر ڈش انٹینا لگے ہوئے ہیں، جن پر انتہائی بیہودہ پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔

اسٹار نیٹ ورک

یہ ایک امریکی ادارے کی ملکیت ہے، جس کا مالک یہودی ہے۔ اس کے پانچ چینل ہیں جو کہ چوبیس گھنٹے چلتے رہتے ہیں۔ پہلا چینل اسٹار پلس کہلاتا ہے اس پر انگریزی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ رات دس بجے کے بعد انتہائی فحش فلمیں دکھائی جاتی ہیں جو کم از کم مسلمان قوم کے لئے زہر قاتل ہیں۔ اس چینل میں فیشن شو کے نام پر عریانی فحاشی دکھائی جاتی ہے۔ چینل نمبر۲ سے انتہائی بیہودہ اور فحش گانے چوبیس گھنٹے دکھائے جاتے ہیں۔ اس چینل کی وجہ سے ہمارے ہاں میوزک گروپ بنائے جاتے ہیں۔

چائنیز ٹی وی

اس میں میں چائنیز زبان میں فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ یہ بھی کافی حد تک فحش ہوتی ہیں۔

پرائم اسپورٹس

اس چینل میں دنیا بھر میں ہونے والے کھیلوں کے مقابلے دکھائے جاتے ہیں، جس میں تیراکی بھی شامل ہے۔ دن میں دو دفعہ پرائم باڈی کے عنوان سے بیہودہ اور فحش ورزش دکھائی جاتی ہے۔ سن باتھ لیتے بھی دکھایا جاتا ہے۔ گویا کہ اسپورٹس کے نام پر فحاشی پھیلائی جا رہی ہے۔

زی ٹی وی

یہ ہمارے ازلی دشمن انڈیا کا ٹی وی ہے۔ جو کہ ہندوستانی ثقافتی یلغار پھیلا رہا ہے۔ اس کے اسٹیج شوز، فلمیں اور گانے سب فحش ہوتے ہیں۔ کوئی غیرت مند شخص اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھ کر انہیں نہیں دیکھ سکتا۔ اس ٹی وی کے ذریعے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ بھی کیا جاتا ہے۔

یہ ڈش انٹینا سے پیش کئے جانے والے پروگراموں کا ایک اجمالی جائزہ ہے۔ ان تمام پروگرامز سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ خالصتاً مسلم نوجوان کو تباہ کرنے کے لئے ٹیلی کاسٹ کئے جاتے ہیں لیکن افسوس ہماری حکومت نے اس مکروہ اور ناجائز کام کو روکنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا۔ چھوٹے چھوٹے معصوم ناسمجھ بچے بھی ان ہوٹلوں میں تین روپے کے ٹکٹ پر فلمیں دیکھتے ہیں۔ یہ معصوم بچے جن کو مسجد میں ہونا چاہئے تھا۔ جن کے ہاتھوں میں قرآن پاک ہونا چاہئے تھا آج ان کے ہاتھوں میں ویڈیو فلمیں ہوتی ہیں، جن کی زبان پر قرآن پاک کی تلاوت ہونی چاہئے تھی ان کی زبانوں پر فحش فلمی گانوں کے بول ہوتے ہیں۔ جن کی آئیڈیل شخصیت سرکار دو عالمؐ ہونی چاہئے تھی ان کی آئیڈیل شخصیتیں فلمی اداکار ہیں۔ یہ معصوم بچے اگر بچپن میں ہی

گے۔ نجانے کیوں ہم لوگ مغرب کی گندی تہذیب کو اپنا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ آج پوری قوم مغرب کی تقلید پر لگی ہوئی ہے۔ ہمیں سرکار دو عالمؐ سے صرف نام کی محبت ہے۔ ان کا چہرہ اقدس ہمیں پسند نہیں۔ ان کا لباس ہمیں پسند نہیں۔ ان کی طرح اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا ہمیں پسند نہیں بلکہ ہمیں انگریزوں کی شکل، ان کا لباس، ان کی طرح کھانا پینا بے حد پسند ہے اور ان کی تہذیب کو اپنا کر ہم لوگ فخر کا اظہار کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہم ہر معاملہ میں انگریزوں کی نقل کرتے ہیں اور سرکار دو عالمؐ کی نفی کرتے ہیں۔ انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکومت نے ڈش انٹینا پر کوئی پابندی نہیں لگائی بلکہ اس کی عام اجازت دے رکھی ہے۔ ایک طرف تو حکومت اسلامی نظام کی بات کرتی ہے اور دوسری طرف مغرب کی پالیسیاں اپناتی ہے۔

ہمارے ملک کا حال تو یہ ہے کہ عوام بھی مسلمان ہیں، حکومت بھی اسلامی ہونے کی دعویدار ہے صدر اور وزیر اعظم بھی مسلمان کہلاتے ہیں لیکن اس کے باوجود اسلامی قوانین کو نافذ کروانے کے لئے باقاعدہ تحریک چلانی پڑتی ہے، عوام کو سڑکوں پر لانا پڑتا ہے، گھر بار لٹانے پڑتے ہیں، پولیس کی مار بھی کھانی پڑتی ہے۔ غرض کہ ہر طرح کی تکلیفیں اٹھا کر کہیں اسلامی قوانین کی کوئی شق نافذ ہوتی ہے۔ جیسے کہ مسئلہ ختم نبوت پر باضابطہ تحریک چلانی پڑی اور وطن عزیز میں کم و بیش ۵۰ سال تحریک چلی، تب کہیں جا کر قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ پاکستان عجیب اسلامی ملک ہے کہ جہاں پر اسلام کو نافذ کروانے کے لئے تحریکیں چلانی پڑتی ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ فی الفور ڈش انٹینا پر سعودی عرب کی طرح پابندی عائد کرے تاکہ آنے والی نسل کی تربیت صحیح اسلامی خطوط پر کی جا سکے۔ وی سی آر پر بھی پابندی لگائی جائے اور انڈین فلموں کی اسمگلنگ کی بھی روک تھام کی جائے۔ پی ٹی وی کی اصلاح کی جائے اور تمام فحش لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے اور ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کو عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔ حکومت سرکاری سطح پر مغربی تہذیب کو ختم کرنے کے اقدامات کرے، اگر ہم نے کشمیر اور بوسنیا کو آزاد کرانا ہے تو ہمیں سب سے پہلے مسلم نوجوان کے اندر اسلامی سوچ پیدا کرنی ہوگی اور یہ سوچ اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک مسلم نوجوان کو عریانی اور فحاشی کی لعنت سے دور نہیں رکھا جائے گا۔ اگر اب بھی ہم نے ہوش کے ناخن نہ لئے تو وہ دن دور نہیں جب ہماری عزتیں نیلام ہونے لگیں گی۔ مسلم امہ در در کی ٹھوکریں کھاتی پھرے گی اور کوئی اسے سہارا دینے والا نہیں ہوگا۔ مغربی ممالک مسلم امہ کو زن اور زر کے چکر میں پھنسا کر اپنا مقصد پورا کر رہے ہیں۔ اس لئے مسلم امہ کو عالمی سطح پر مغربی تہذیب کا بائیکاٹ کرنا چاہئے اور سرکار دو عالمؐ کے پیارے طریقوں پر چل کر زندگی گزارنی چاہئے۔ اسی میں مسلم امہ کی بھلائی ہے۔ اگر مسلم امہ سرکار دو عالمؐ کے طریقوں پر چلے گی تو کوئی قوم اس پر غالب نہیں آ سکے گی۔

تحریر۔ بابو شفقت قریشی سہام

حاجیوں کا پرسنل لاء کا کوٹہ اور مالی نقصان کی تلافی

وزارت مذہبی امور اور قومی بینک حجاج کرام کے مالی نقصان کی تلافی کریں

چند برس پیشتر درخواست فارم کے ساتھ عازمین حج صرف پچاس روپے جمع کراتے تھے اور قرعہ اندازی میں کامیابی کے بعد واجبات حج کی کل رقم جمع کرائی جاتی تھی جبکہ ناکام عازمین کو حج فیس واپس نہیں ملتی تھی۔ اس وقت حج فارم جمع کرانے سے لے کر واجبات حج جمع کرانے تک حج کے لئے مختص کی گئی رقم عازمین حج کے اپنے زیر تصرف ہی رہتی تھی۔ جبکہ آج کل ہر درخواست دہندہ کو فارم جمع کرتے وقت پوری رقم یکمشت جمع کرانی پڑتی ہے جو تقریباً چھ ماہ تک بینک/وزارت مذہبی امور کے زیر تصرف رہتی ہے۔ کامیاب اور ناکام ہونے والے عازمین حج سے وصول ہونے والی کل رقم اگر عام حالات میں فکس ڈپازٹ میں رکھی جائے یا چھ ماہ کے لئے Invest کی جائے تو کروڑوں روپے کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو حجاج کی فلاح و بہبود پر خرچ کر کے ان کے لئے آسانیاں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ عازمین حج سے وصول ہونے والی پاکستانی کرنسی کو پہلے ۱۲۰۰ ڈالروں' پھر لازمی کنوتی کے لئے ریالوں' پھر ٹریولر چیک جاری کرنے کے لئے ڈالروں اور پھر ارض مقدس جا کر ریالوں میں کیش کراتے وقت حجاج کرام کو خاصا خسارہ اٹھانا پڑتا ہے۔ جس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

کل واجبات حج کی رقم ۵۱۶۸۰ روپے سے ۱۳۳۸۰ روپے جہاز کا کرایہ۔ ۵۰۰ روپے بطور سروس چارجز اور حج فیس اور ۲۰۰ روپے بطور ٹرمینل ٹیکس منہا کر لینے کے بعد ۳۷۶۰۰ روپے کی رقم بچی۔ اس دفعہ ہر حاجی کا پرسنل کوٹہ ۱۲۰۰ ڈالر رکھا گیا۔ فارن ایکسچینج کمیٹی کے شائع شدہ ریٹ کے مطابق زیادہ سے زیادہ نرخ ۳۰٫۷۰۳ روپے فی ڈالر حج سیزن کے دوران رہا۔ اس کی بجائے اگر Round Figure میں ۳۱ روپے فی ڈالر بھی مقرر کیا جائے تو ۳۷۲۰۰ روپے کے عوض ۱۲۰۰ ڈالر دستیاب ہو سکتے ہیں جبکہ ۳۷۶۰۰ روپے یعنی ۴۰۰ روپے ہر حاجی سے زائد کاٹ کر ۳۷۶۰۰ میں ۱۲۰۰ ڈالر کا پرسنل کوٹہ دلایا گیا۔ حاجی کیمپ کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حج سیزن میں سرکاری نرخ ۳۱٫۳۳ روپے حاجیوں کے لین دین کے لئے مقرر کیا گیا تھا گو کہ یہ نرخ انتہائی ناانصافی پر طے کیا گیا تھا تاہم اس نرخ سے بھی ۱۲۰۰ ڈالر حاصل کرنے کے لئے ۳۷۶۰۰ روپے کی بجائے ۳۷۵۹۶٫۲۴ روپے کی ضرورت تھی۔ یعنی ۳٫۷۶ روپے کی رقم ہر حاجی سے زائد کاٹ لی گئی۔ اس دفعہ حجاج کی کل تعداد تقریباً ۹۳ ہزار تھی' اس لئے کل تقریباً چھ لاکھ چوراسی ہزار چار سو اسی روپے کی رقم Conversion میں اڑ گئی' جس کا نقصان حجاج کرام کو ہوا۔ پرسنل کوٹہ کے لئے پاکستانی کرنسی کو پہلے ڈالروں' پھر ریالوں اور ڈالروں کے ٹریولر چیک کو ریالوں کے لئے کیش کراتے وقت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر براہ راست ریالوں میں لین دین کیا جائے تو ہر عازم حج کو مالی فائدہ ہو سکتا ہے۔ حج سیزن میں فارن ایکس چینج کمیٹی کا زیادہ سے زیادہ ریٹ ۸٫۲۵۰۷ روپے فی ریال تھا۔ ۳۷۶۰۰ روپے پرسنل کوٹہ والی رقم کے عوض بحساب ۸٫۲۵۰۷ روپے ۴۵۵۷ ریال بنتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کی رہائش لینے والے حاجی سے معلم کی فیس' مکان' خیمہ اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کی لازمی کنوتی ۲۷۲۸ ریال منہا کرنے کے بعد ۱۸۲۹ ریال یا بحساب ۳٫۷۷ ریال فی ڈالر ۴۸۵ ڈالر TC کے لئے بچے جبکہ حاجی کو ۴۸۵ ڈالر کی بجائے ۴۷۰ ڈالر کا ٹریولر چیک جاری کیا گیا اور کیش کراتے وقت اس کو ۳٫۷۵ کی شرح سے ۱۷۶۲ ریال حاصل ہوئے اس طرح ۱۸۲۹-۱۷۶۲=۶۷ ریال اس کو پھر نقصان ہوا' اگر بار بار کرنسی کو تبدیل نہ کیا جاتا تو نقصان نہ ہوتا۔ یاد رہے کہ ۸٫۰۵۱۹ روپے فی ریال فارن ایکسچینج کمیٹی نے حج سیزن کے دوران کبھی بھی شائع نہیں کیا۔ ایک اور نقطہ نگاہ سے بھی حجاج کرام کو مالی نقصان ہوا۔ چونکہ لازمی کنوتی یعنی معلم کی فیس وغیرہ ریالوں میں کاٹی جاتی ہے' اس لئے ۱۲۰۰ ڈالر کے سرکاری ریٹ ۳٫۷۷ ریال فی ڈالر کے حساب سے ۴۵۲۴ ریال بن گئے' جس میں سے لازمی کنوتی ۲۷۲۸ ریال منہا کرنے کے بعد ۱۷۹۶ ریال بچے۔ ٹریولر چیک جاری کرتے وقت جب Convert کیا گیا تو ۴۷۶٫۴۰ ڈالر کا TC جاری ہونا چاہئے تھا جبکہ صرف ۴۷۰ ڈالر کا ٹریولر چیک جاری ہوا۔ اس طرح ایک حاجی کو ۶٫۴۰ ڈالر کا اور تقریباً ۹۳ ہزار حاجیوں کو مجموعی طور پر ۵۹۵۲۰۰ ڈالر کا نقصان ہوا۔ ارض مقدس پہنچ کر TC کیش کرایا گیا تو بحساب ۳٫۷۰ کیش ہوا۔ اس لئے ۴۷۰ ڈالر کے TC کے عوض ۱۷۶۲ ریال ملنے کی بجائے ۱۷۳۹ ریال حاصل ہوئے ۱۷۶۲-۱۷۳۹=۲۳ ریال کیش کراتے وقت مزید کم ہو گئے۔ مذکورہ بالا حساب کو مزید آسان کرنے کے لئے یوں غور فرمائیں۔ کل واجبات حج میں سے ۱۲۰۰ ڈالر بطور زر مبادلہ ہر عازم حج کو ملنا تھا۔ اعلیٰ درجہ کی رہائش والے عازم حج کو ۴۷۰ ڈالر کا ٹریولر چیک جاری کرنے کے بعد ۷۳۰ ڈالر بچے۔ ۲۷۲۸ ریال لازمی کنوتی کو ڈالروں میں بحساب ۳٫۷۷ تبدیل کرنے سے ۷۲۳٫۶۰ ڈالر بن گئے۔ ۷۳۰-۷۲۳٫۶۰=۶٫۴۰ ڈالر غائب ہو گئے اور ۴۷۶٫۴۰ کی بجائے ۴۷۰ ڈالر کا TC جاری کرنے سے حاجی کو ۶٫۴۰ ڈالر کم ادائیگی ہوئی۔

ایک عازم حج اللہ کا مہمان (ضیوف الرحمٰن) بن کر حرمین شریفین کی حاضری کے لئے اس قدر بے تاب ہوتا ہے کہ اسے کسی حساب کتاب یا مالی نفع نقصان کی پرواہ نہیں ہوتی اور وہ ہر قیمت پر حضور ﷺ کے قدموں کی حاضری کو سستا سودا تصور کرتا ہے۔ دوسری طرف اسے وزارت مذہبی امور اور قومی بینکوں پر اعتماد اس قدر پختہ ہوتا ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے اس سے جو کچھ بھی کاٹ لیا جائے وہ صحیح اور جائز تصور کرتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ ہر دو اداروں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ہر عازم حج کے اعتماد اور توقعات پر پورا اتریں۔ مذکورہ بالا حساب کتاب ہو سکتا ہے سو فیصد قابل قبول نہ ہو' تاہم اس سے یہ ضرور ثابت ہو گیا ہے اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ پرسنل کوٹہ کی رقم کو تین ملکوں کی کرنسی میں کئی بار تبدیل کرنے پر حاجیوں کو مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ڈالر یا ریال کی خریداری کسی کاروباری مقصد کے لئے نہیں ہوتی بلکہ حجاج کے استعمال کے لئے ہوتی ہے' اس لئے اس کا زیادہ سے زیادہ ریٹ پر حاصل کرنا کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں ہے۔ تین چار ماہ کے لئے تاجر برادری مالی منفعت کے لئے فکس ریٹ پر کاروبار کرتی ہے جبکہ فکس ریٹ پر زر مبادلہ کا حصول حجاج کے لئے نقصان کا سبب بنتا ہے۔ پرسنل کوٹہ کو پہلے ڈالروں' پھر ریالوں' پھر ڈالروں اور آخر میں ریالوں میں کیش کرانے سے جو مالی نقصانات ہوتے ہیں' ان کے سدباب کے لئے ضروری ہے کہ معلم کی فیس' مکان' ٹرانسپورٹ اور خیمہ کا کرایہ وغیرہ بھی ڈالروں میں کاٹا جائے اور ٹریولر چیک حسب معمول ڈالروں میں جاری کیا جائے تاکہ حرمین شریفین میں ایک دفعہ کیش کرا کے استعمال کے لئے ریال حاصل کر لئے جائیں۔ بلکہ اس سے بھی بہتر تجویز یہ ہے کہ پرسنل کوٹہ کے لئے زر مبادلہ ریالوں میں حاصل کیا جائے اور لازمی کنوتی حسب معمول ریالوں میں کرنے کے بعد صرف ریالوں میں ہی ٹریولر چیک جاری کیا جائے' ایسا کرنے سے انشاء اللہ حجاج کو مالی نقصان ہرگز نہ ہوگا۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں وزارت مذہبی امور اور قومی بینک غور کر کے کئی سالوں سے ہونے والے حجاج کرام کے مالی نقصان کی تلافی کریں اور آئندہ کے لئے کوئی واضح اور صاف ستھرا طریقہ اختیار کیا جائے جو ہر حاجی کی سمجھ میں با آسانی آ سکے۔

●●

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب مہاجر مدنی مدظلہ

اسلام میں داڑھی کی کیا حیثیت ہے؟

مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں تراشو اور داڑھیوں کو خوب بڑھاؤ

داڑھی رکھنا واجب ہے

بعض لوگ داڑھی مونڈنے کے جواز میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ سنت ہی تو ہے 'سنت پر عمل نہ کیا تو گناہ نہیں ہے۔ یہ بھی بہت بھونڈی دلیل ہے۔ اول تو داڑھی رکھنا معنی معروف کے اعتبار سے سنت نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد متعدد احادیث میں صیغہ امر کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ آپ نے داڑھی رکھنے کا حکم فرمایا اور خود بھی ہمیشہ داڑھی رکھی اور خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرامؓ نے بھی داڑھی رکھنے کا اہتمام و التزام کیا' یہ سب واجب ہونے کی دلیلیں ہیں اور چاروں مذہبوں میں داڑھی رکھنا واجب ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر سنت کے ہی معنی لئے جائیں کہ وہ امر مؤکد اور واجب نہیں ہے تب بھی ایک مسلمان کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ یہ کسی دشمن خدا کی سنت ہے یا محبوب رب العالمین ﷺ کی سنت ہے' جن کی محبت کا خود بھی دعویٰ ہے۔ اب غور کریں کہ اس سنت کو چھوڑنا چاہئے یا اختیار کرنا چاہئے؟ ایمان کا کیا تقاضا ہے اور انصاف کیا چاہتا ہے۔ عقل کیا کہتی ہے۔ محبت والے کے منہ سے ایسی بات نکلنا اور سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کو معمولی بات سمجھنا محبت اور ایمانی تقاضا سے بہت بعید ہے۔ جسے محبت ہوتی ہے' اسے محبوب کے در و دیوار سے محبت ہوتی ہے۔ آپ ایمان والے ہیں' محبت کا دعویٰ ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ محبوب نہیں۔ آپ کے دشمنوں کی صورت سے پیار ہے۔ یہ محبت کی کون سی قسم ہے۔

مرزا قتیل کا ایک واقعہ

یہ محبوب نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا نہ پہنچے۔ ہاں مگر دشمنان رسولؐ کی شکل و صورت اختیار کرنا منظور ہے۔ تف ہے ایسے فیشن پر' بزرگوں سے ایک واقعہ سنا ہے وہ بھی قابل ذکر ہے اور لائق عبرت ہے۔ یہ کہ۔

"مرزا قتیل ایک ہندوستانی شاعر تھے۔ انہوں نے ایک عارفانہ نظم لکھی جو کسی طرح ایران پہنچ گئی۔ وہاں ایک صاحب بہت متاثر ہوئے اور باقاعدہ مرزا قتیل کی زیارت کرنے کے لئے ہندوستان آئے۔ جب مرزا قتیل کے دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ داڑھی منڈا رہے ہیں۔ حیرت میں رہ گئے اور مرزا قتیل سے کہا کہ۔

"آغا ریش می تراشی؟"

یعنی "آپ داڑھی تراش رہے ہیں؟"

مرزا قتیل نے جواب دیا کہ۔

"بلے ریش می تراشم ول کسے رانمی تراشم۔"

یعنی "ہاں میں داڑھی تراشتا ہوں کسی کا دل نہیں تراشتا ہوں۔"

اس نووارد نے کہا کہ۔

"بلے دل رسول می خراشی۔"

یعنی "ہاں رسول اللہ ﷺ کا دل چھیلتے ہیں۔"

یہ سن کر مرزا قتیل کو ہوش آیا اور فوراً اقرار گناہ کرتے ہوئے کہنے لگے۔

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی
مرا با جان جاں ہمراز کردی

یعنی "اللہ تجھے جزا دے تو نے میری آنکھیں کھول دی اور مجھے محبوب سے باخبر کردیا۔"

داڑھی منڈانے والو! اپنی اس حرکت کو معمولی چیز سمجھتے ہو' لیکن یہ نہیں سوچتے کہ کس کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور کس کی صورت سے عملاً بیزار ہو رہے ہیں۔

داڑھی کتنی ہو؟

یہاں تک داڑھی منڈانے والوں سے متعلق باتیں ہوئیں۔ اب ہم ان لوگوں کی طرف مخاطب ہوتے ہیں جو داڑھی رکھتے تو ہیں لیکن پوری داڑھی نہیں رکھتے۔ داڑھی کاٹنے کے گناہ میں مبتلا ہیں۔ ان لوگوں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و عمل پسند نہیں ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو اس بارے میں خود ہی مفتی بن گئے ہیں۔ نماز روزہ کے مسائل کو تو علماء سے پوچھتے ہیں اور داڑھی کے بارے میں خود ہی فتویٰ دے لیا کہ اتنی داڑھی ہونا کافی ہے جو دور سے نظر آجائے۔ بعض کہتے ہیں کہ اتنی داڑھی ہونی چاہئے جو چالیس قدم سے دکھائی دے۔ یہ ان لوگوں کی اپج ہے۔ دین و شریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو اعفوا اللحی فرمایا۔ جس کا معنی ہے اچھی طرح بڑھاؤ۔ شروح حدیث میں اور لغت کی کتابوں میں دیکھے بغیر خود ہی مفتی بن گئے۔ علامہ نوویؒ نے شرح مسلم میں وہ الفاظ یکجا جمع کر دیئے ہیں جو داڑھی بڑھانے کے بارے میں حدیث شریف میں وارد ہوئے ہیں۔ ان میں لفظ اعفوا کے علاوہ و فروا' اوفوا' ارخوا کے الفاظ ہیں۔ یہ سب الفاظ اچھی طرح بڑھانے پر دلالت کرتے ہیں اور آخری یعنی ارخوا کے معنی تو لٹکانے کے ہیں۔ جو خوب زیادہ بڑھانے کے معنی میں خوب واضح ہے۔

یہ تو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہوا اب آپ کا عمل دیکھو وہ کیا ہے۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد نے دریافت کیا کہ آپ لوگ یہ کیسے جانتے تھے کہ آنحضرت سرور دو عالم ﷺ ظہر و عصر میں قرات کرتے ہیں (انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی داڑھی مبارک کے حرکت کرنے سے ہم کو آپ کا قرات فرمانا معلوم ہو جاتا تھا۔

صحیح مسلم میں ہے و کان کثیر شعر اللحیہ (کہ آپ کی داڑھی مبارک زیادہ بالوں والی تھی)۔ شمائل ترمذی میں ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کث اللحیۃ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھنی داڑھی والے تھے)۔ حافظ ابن جوزی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم اللحیۃ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی داڑھی والے تھے)۔

جب رسول اللہ ﷺ نے خوب داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا اور خود بھی بڑی گھنی داڑھی رکھی تو اب چھوٹی سی داڑھی بڑھانے کو دینداری سمجھ لینا اور یہ خیال کرلینا کہ داڑھی بڑھانے کا جو حکم ہے ہم نے اس کی تعمیل کرلی' سراسر بغاوت ہے اور خود فریبی ہے۔ کسی نے دو انگل بڑھا لی ہے۔ کسی نے گال منڈا لئے ہیں' ٹھوڑی پر ذرا سی چڑیا بنا رکھی ہے۔ کوئی موٹی مشین پھروا دیتا ہے۔ کوئی چھوٹا سا ذرا سا دائرہ بنالیتا ہے۔ کسی کی فرنچ داڑھی ہے۔ کوئی کسی کافر یا فاسق لیڈر کا فیشن اختیار کئے ہوئے ہے۔ یہ سب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے قول و عمل کے خلاف ہے۔

بعض جاہل کہتے ہیں کہ داڑھی کی کوئی مقدار معین نہیں ہے لہٰذا جتنی بھی رکھو گے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ ایک مشت کی پابندی مولویوں نے نکالی ہے۔ یہ ان لوگوں کی جہالت کی بات ہے جب خوب اچھی طرح داڑھی کا حکم فرما دیا تو مقدار کیسے معین نہیں ہوئی۔ مولوی کی کیا مجال ہے جو اپنے پاس سے کچھ کہے۔ یہ مشت والی بات حضرت عمرؓ حضرت ابن عمرؓ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ اگر آپ اس سے ناراض ہیں۔ حالانکہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین میں سے ہیں جن کے اتباع کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ تو آپ اپنی داڑھی مت کاٹئے۔ ان حضرات نے تو یہ سمجھ کر کہ ایک مشت ہو جانے سے "عفوا" پر عمل ہو جاتا ہے' مشت سے زائد کاٹنے کا طریقہ اختیار کیا اور کسی صحابیؓ سے داڑھی کو اس سے زائد کرنا ثابت نہیں ہے۔ آپ کے خیال میں صحابہؓ کا عمل صحیح نہیں ہے تو بڑھاتے چلے جائیے اور ارشاد نبویؐ "اعفوا" "اوفوا" "وفروا" "ارخوا" پر عمل کیجئے۔ یہ کیا دیانت داری ہے کہ خود سے مقدار تجویز کرلی کہ ذرا سی داڑھی رکھنا کافی ہے۔ اپنی طرف سے مقدار مقرر کرنا تو آپ کے نزدیک صحیح ہے۔ جو صریح حدیث کے خلاف ہے اور مولوی نے جو حضرات صحابہ کرامؓ کے عمل کو سامنے رکھ کر مقدار بتادی تو یہ آپ مولوی کو کوس رہے ہیں۔ خدارا حیلے بہانے چھوڑ دو اور غور کرو کیا اس لفاظی سے میدان حشر میں چھٹکارا ہو جائے گا؟ جہالت کی باتیں ترک کرو۔ رسول اللہ ﷺ جیسی صورت بناؤ۔ آپؐ کے حکم پر مرمٹو۔ آپؐ کے اختیار فرمودہ طریقہ پر فدا ہو جاؤ۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے جامع شریعت دی ہے۔ دین کامل دیا ہے۔ ہمیں مغرب کے کافروں اور ملحدوں کی تقلید کی کیا ضرورت ہے۔

واضح ہو کہ اپنی داڑھی مونڈنا یا مشت سے کم کرنا جیسا کہ حرام ہے ایسے ہی دوسرے کی داڑھی مونڈنا اور مقدار مذکور سے کم کرنا بھی حرام ہے اور اس کی اجرت لینا بھی حرام ہے۔ باربری کا پیشہ اختیار کرنے والے اپنی روزی حرام نہ کریں۔

مونچھیں تراشنا

مونچھیں تراشنا بھی سنن فطرت میں سے ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

"مشرکین کی مخالفت کرو اور مونچھوں کو اچھی طرح تراشو اور داڑھیوں کو خوب بڑھاؤ۔"

چونکہ داڑھیاں مونڈنا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا طریقہ ہے۔ اور داڑھیاں بڑھانا اور مونچھیں تراشنا حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا طریقہ ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں سختی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ۔

"جو شخص مونچھ نہ تراشے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

مونچھیں بڑھاتے چلے جانا جیسا کہ مشرکین اور سکھ بڑھاتے ہیں اور جیسا کہ پہلوانوں نے ان کا طریقہ اپنا رکھا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور یہ طریقہ رحمتہ للعالمین ﷺ کے دین کے خلاف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مونچھیں تراشتے تھے۔ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کے طریقہ کو چھوڑنا اور دشمنان رسولؐ کے دشمنوں کے طریقہ کو اپنانا اور اختیار کرنا ایمانی تقاضوں کے سراسر خلاف ہے۔

مونچھوں کے بارے میں احادیث شریفہ میں لفظ قص بھی وارد ہوا ہے اور لفظ احفوا اور انھکوا بھی مروی ہے۔ آخری دو لفظ مبالغہ پر دلالت کرتے ہیں۔ اس لئے مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرنا مندوب اور مستحب ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مونچھیں تراشنے میں اتنا مبالغہ کرتے تھے کہ اوپر کے ہونٹ کی کھال کی سفیدی نظر آتی تھی۔ اگر مونچھوں پر موئی مشین پھیر دی جائے یا قینچی سے خوب اچھی طرح تراش دیا جائے تو اس سے مبالغہ والی صورت حاصل ہو جاتی ہے۔

متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس پر عمل تھا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اسی کو اختیار فرمایا۔

اگر مبالغہ نہ کیا جائے اور مونچھوں کو اس طرح کاٹا جائے کہ اوپر کے ہونٹ پر رکے ہوئے بال نظر آتے رہیں' ملنگوں اور پہلوانوں اور آتش پرستوں کی طرح بڑھے ہوئے بال نہ ہوں اور منہ میں اندر نہ گھسے جاتے ہوں نہ آسمان کی طرف اٹھے جاتے ہوں تو اس کی بھی گنجائش ہے لفظ قص سے مفہوم ہوتا ہے اور بعض ائمہ نے اس کو بھی اختیار فرمایا ہے۔

●●

ختم نبوت آؤ بھان روڈ حیدر آباد تک پہنچائیں اور حیدر آباد
میں قادیانیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں اور شفاعت
رسول ﷺ کے مستحق بنیں۔
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر

اب حیدر آباد کو جاگ جانا چاہئے!

میری استدعا پر محترم القام جناب مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے حیدر آباد کے معاملہ پر خصوصی توجہ فرمائی' جس کی جزا تو اللہ تعالیٰ دے گا لیکن اہل حیدر آباد مشکور ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اس سے بھی زیادہ ختم نبوت کے ڈاکو قادیانیوں کے خلاف کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ناظم اعلیٰ محترم القام جناب حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جن کی انتظامی صلاحیتیں مسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی انتظامی صلاحیتوں کو مزید نکھارے۔ قادیانی اپنے ہی شکنجے میں جکڑتے جائیں۔ مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ حماوی صاحب آف ٹنڈو آدم' حیدر آباد تشریف لائے تھے۔ ان کی حوصلہ افزائی نے ختم نبوت کے عملہ میں ایک نئی روح پھونک دی۔ آپ حضرات نے مسائل کو فراخ دلی سے حل کیا۔

ہمارے حیدر آباد کے نئے مبلغ جناب مولانا محمد نذر مثگلی صاحب نے نئے ولولہ اور نئے جوش سے کام شروع کردیا ہے اور قادیانیوں کا خوب پوسٹ مارٹم کررہے ہیں۔ قاری رفیق اللہ صاحب بھی بڑھ چڑھ کر ساتھ دے رہے ہیں۔

حیدر آباد میں اس وقت مرزائیوں کی ریشہ دوانیاں زوروں پر ہیں۔ تبلیغ کے لئے ہر حربہ استعمال کررہے ہیں۔ دھونس' دھمکی' زر' زمین' چھوکری' قادیانی جہاں بھی ہے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کررہا ہے۔ اس لئے اب حیدر آباد کو جاگ جانا چاہئے۔ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے ایک ہو جانا چاہئے۔ تاکہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے شرم ساری نہ ہو۔

حضرت زبیر بن العوام ابھی بچے ہی تھے کہ ایک دفعہ کسی نے مشہور کردیا کہ مشرکین نے آنحضرت ﷺ کو گرفتار کرلیا ہے۔ یہ سن کر جذبہ جاں نثاری سے اس قدر بے خود ہوئے کہ اسی وقت ننگی تلوار کھینچ کر مجمع کو چیرتے ہوئے آستانہ نبوی ﷺ پر حاضر ہوگئے۔

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔

"زبیر! یہ کیا ہے؟"

عرض کیا۔

"مجھے معلوم ہوا تھا کہ خدانخواستہ حضور ﷺ گرفتار کرلئے گئے ہیں۔"

سرور کائنات ﷺ نہایت خوش ہوئے اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

اہل سیر کا بیان ہے کہ یہ پہلی تلوار تھی جو فدویت اور جاں نثاری میں ایک بچے کے ساتھ برہنہ ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے تو ایسے جاں نثاروں کی جماعت پیدا کی۔ اے حیدر آباد والو! تمہاری جاں نثاری کہاں گئی؟

اہل حیدر آباد سے اپیل ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ ان کی حرکات و سکنات کی اطلاعات دفتر

ضلع ایبٹ آباد میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں

طلباء کو تعلیم کا جھانسہ دے کر مرزائیت کے جال میں پھانسنے کی سازش پکڑی گئی۔ تفصیلات کے مطابق ستمبر ۹۴ء کے پہلے ہفتے میں ظفر احمد تنولی اور رفیع احمد تنولی دو سگے قادیانی بھائیوں نے ایبٹ آباد میں اشتہارات چھپواں کئے' جن میں حصول تعلیم کے لئے روس جانے کی دعوت دی گئی تھی۔ ۱۸ ستمبر کی شام مولانا شفیق الرحمن ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد کے پاس دو نوجوان عبدالجلیل ساکن نواں شہر اور منظور احمد ساکنہ کاکول روڈ بلال مسجد آئے اور بتایا کہ وہ اشتہار پڑھ کر مزید تفصیلات حاصل کرنے اشتہار پر لکھے گئے ایڈریس پر پہنچے۔ تین یوم تک انہوں نے ادھر ادھر کی باتیں کیں اور تیسرے روز یہ دو کتابچے ہمیں دیئے اور کہا کہ ان کو پڑھیں اور یہ روس میں بہتر مستقبل کے لئے تمہاری بنیاد ہیں۔ ہم نے کتابچے لئے اور راستے میں انہیں کھول کر پڑھنے لگے تو ان میں مذہبی بحث تھی جو ہمیں سمجھ نہ آئی۔ اس لئے ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں کہ براہ مہربانی ہمیں یہ مسئلہ سمجھائیں۔ مولانا شفیق الرحمن نے ان نوجوانوں سے کتابیں لیں۔ ایک کتاب کے ٹائٹل پر "ایک غلطی کا ازالہ" اور دوسری کتاب کے ٹائٹل پر "ستارہ قیصرہ" لکھا تھا اور یہ دونوں کتب مرزا غلام قادیانی کی تصانیف ہیں۔ مولانا شفیق الرحمن نے دہوہ کی چھپی ہوئی ان دونوں کتابوں کو دیکھا اور ان نوجوانوں سے کہا کہ یہ سراسر کفریہ لٹریچر ہے' ان پر عقیدہ رکھا جائے اور اس کی تبلیغ کرنا قانوناً جرم ہے۔ اس لئے آپ ختم نبوت سے رابطہ کریں۔ چنانچہ دونوں نوجوانوں نے مولانا شفیق الرحمن کی ہدایت پر ختم نبوت کے عہدیداران کو تلاش کرکے معاملہ بتایا۔

مذکورہ اشتہار لگتے ہی کارکنان ختم نبوت میں بے چینی اور

اپنے علاقے کے ممبران اسمبلی سے ملیں

ملت اسلامیہ کی نوے سالہ جدوجہد کے بعد قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا' ۱۹۷۴ء کی تحریک جو بعد میں تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے چلائی گئی اس میں تمام مکاتب فکر شیعہ' سنی' دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث اور تمام دینی اور سیاسی جماعتوں کے رہنما شامل تھے' قادیانیوں کو اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے پورا موقع دیا گیا قومی اسمبلی جس کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل کردیا گیا اس میں قادیانیوں کے پیشوا مرزا ناصر احمد نے پیش ہوکر اپنا موقف بیان کیا اس موقع پر امریکہ اور یورپی ممالک نے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو مجبور کیا کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیں وزیر اعظم بھٹو پہلے امریکہ کے دباؤ میں آگئے' اس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرلی گئی' فوج اور پولیس کو چوکس کردیا گیا کہ تحریک کو کچلنے کے لئے اہم تنصیبات پر فوج کنٹرول سنبھال لے گی اور تمام تحریک کے لیڈروں کو گرفتار کرلیا جائے گا اور تحریک کو سختی سے کچل دیا جائے گا۔

لیکن شاہ فیصل مرحوم نے بھٹو مرحوم کو حوصلہ دیا اور دوسری طرف بات یہ ہوئی کہ خفیہ ایجنسیوں نے رپورٹ دی کہ اگر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا گیا تو یہ ایک حساس مسئلہ ہے جس سے حکومت کے لئے مسائل پیدا ہوجائیں گے ایک ایسا موقع بھی ہے کہ پولیس' فیڈرل سیکیورٹی فورس اور فوج عوام کے ساتھ مل جائیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے ذوالفقار علی بھٹو کو اعزاز دیا کہ انھوں نے ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ حل کردیا۔

سال ۱۹۸۴ء میں ایک تحریک کے نتیجے میں صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا بعد میں مرحوم جونیجو کے دور میں اس آرڈیننس اور دیگر اسلامی

خدا شاہد ہے کامل مرا ایمان ہو نہیں سکتا
یہ ہمارا امتحان ہے۔ حیدر آباد کے ہر مکتبہ فکر کے علمائے کرام اس مسئلے کو شدت سے اٹھائیں کیونکہ مرزائی پھر سر ابھار رہے ہیں۔ ان کا سر اٹھنے سے پہلے ہی کچل دیا جائے۔

ہفت روزہ ختم نبوت کی انتظامیہ سے اپیل کروں گا اور پرزور اپیل کروں گا کہ اخبار ختم نبوت میں حیدر آباد کو بھی جگہ دیں تاکہ حیدر آباد کے علمائے کرام اور خواص و عام کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور ان کے عزائم کا علم ہو۔

محمد اقبال عمران کاتھ اسٹور دکان نمبر ۱۲
یونٹ نمبر۸ جامع کاتھ مارکیٹ
لطیف آباد حیدر آباد

●●

اضطراب کی کیفیت پیدا ہو چکی تھی۔ جس کی اطلاع وہ انتظامیہ کو دے چکے تھے ایس ایس پی ایبٹ آباد اور ڈپٹی کمشنر ایبٹ آباد نے مذکورہ قادیانیوں کو تنبیہہ بھی کر رکھی تھی کہ وہ ہمارے لئے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا نہ کریں۔ قادیانی اپنے نبی کی طرح جھوٹا وعدہ کرکے چلے گئے مگر اپنے مذہب کی طرح اشتعال انگیزی سے باز نہ آئے۔ جس کا ثبوت ۱۸ ستمبر کو میسر آیا۔ اسی رات دس بجے ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں کارکنان کی بھاری تعداد نے شرکت کی اور اس اجلاس کی صدارت مولانا شفیق الرحمن نے کی۔ اجلاس میں طے ہوا کہ یہ فعل ۲۹۸۔سی کے زمرے میں آتا ہے لہٰذا تھانہ چھاؤنی میں رپورٹ درج کرائی جائے۔ رات گیارہ بجے اطلاعی رپورٹ دی گئی اور اس کی اطلاع پہلے انتظامیہ کو ہو چکی تھی۔ جب کارکنان ختم نبوت تھانہ پہنچے تو ڈی ایس پی ایبٹ آباد عبدالمالک خان' انسپکٹر تھانہ چھاؤنی میاں رضا ایس ایچ او تھانہ میرپور صادق حسین' ایس ایچ او تھانہ نواں شہر افتخار خان تھانہ میں موجود تھے۔ سرسری طور پر انہوں نے بیانات لئے مگر ایف آئی آر درج نہ کی۔ دوسرے دن جمعرات تھی۔ تحریری بیانات طلب کئے گئے جو اسی وقت دے دیئے گئے۔ شام تک پھر ایف آئی آر درج نہ ہوئی۔ شام ایک اور ہنگامی اجلاس مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں علماء کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور اپنے غم و غصے کا اظہار کیا۔ اجلاس کے فوراً بعد علماء کرام جن میں مولانا شفیق الرحمن' مولانا پروفیسر سید افسر علی شاہ' مولانا الطاف الرحمن' مولانا محمد امیر زمان اور مولانا محمد ابراہیم کے علاوہ دو درجن کے قریب کارکنان تھانہ چھاؤنی گئے اور ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ مگر ایف آئی آر درج نہ کی گئی اور ٹال مٹول سے کام لیا گیا۔ دوسرے روز ضلع بھر کے تمام خطباء حضرات نے جمعہ کے خطبات کا موضوع اس مسئلہ کو رکھا اور انتظامیہ کی شدید مذمت کی۔ ہفتے کے روز انتظامیہ نے مزید بیانات لئے اور اس کارروائی کو ۱۵۶ ضمن ۳ کی انکوائری کہا جاتا ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر ایبٹ آباد کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد اس روز ایف آئی آر درج کی گئی۔ رات گئے قادیانیوں کے گھر گرفتاری کے لئے ایک مجسٹریٹ' ڈی ایس پی اور انسپکٹر کی ہمراہی میں چھاپہ مارا گیا مگر اس سے قبل مذکورہ قادیانی فرار ہو چکے تھے۔

ایک اطلاع کے مطابق ایس پی ہری پور سید اختر علی شاہ چھاپہ سے قبل قادیانیوں کے گھر موجود تھے اور گمان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ ایس پی کے اشارہ پر گھر پر موجود ہونے کے باوجود ایک قادیانی ظفر احمد کو گرفتار نہ کیا گیا۔ جبکہ رفیع احمد قادیانی کے فرار ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق ہزارہ ڈویژن میں انتظامیہ کے کئی کلیدی عہدوں پر قادیانی فائز کر دیئے گئے ہیں۔ اگر یہ خبر درست ہے تو قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں اور ہزارہ والوں کی حضور ختمی المرتبت سے عقیدت و محبت کے جذبات کا ٹکراؤ دور کی بات نہیں رہی اور درحقیقت سرزمین ہزارہ کو ۱۹۷۴ء میں لگنے والی آگ کے شعلوں' دھوئیں کے بادلوں اور خون کی لکیروں کی طرف لے جا رہی ہے۔ حکومت اس طرف خصوصی توجہ دے۔ حکومت کی غفلت سے کسی بھی وقت یہ چنگاری آگ بن سکتی ہے۔ ● (از۔ ساجد اعوان) ●

باھو کھوسہ میں ختم نبوت یوتھ فورس کے عہدیداروں کا انتخاب

باھو کھوسہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان یونٹ باھو کھوسہ کا ایک اہم اجلاس مرکزی جامع مسجد میں سندھ کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم باھو کھوسہ کے مہتمم مولانا محمد رحیم کی صدارت میں ہوا۔

اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باھو کھوسہ کے ممبروں کے علاوہ ختم نبوت یوتھ فورس کے اراکین اور شہریوں نے شرکت کی اور انتخاب عمل میں آیا۔ سرپرست مولانا محمد رحیم صاحب' امیر عبدالرحیم بروہی' نائب امیر حاجی ثناء اللہ چنڈر' ناظم اعلیٰ قاری سعید احمد' ناظم تبلیغ حافظ محمد نواز' ناظم اطلاعات و نشریات دین محمد بروہی' خازن حاجی ثناء اللہ چنڈ اور عبدالواحد بروہی کو ان کا معاون مقرر کیا گیا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خان محمد صاحب کی قیادت میں قادیانیوں کا قلع قمع کرنے کا عزم کیا گیا۔

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۳۵۰۸۰

اقدامات کو تحفظ دینے کے لئے آٹھویں ترمیم کی گئی' امریکہ' یہودی اور قادیانی لابی پہلے دن سے ہی اس کوشش میں ہیں کہ ۱۹۷۳ء کا آئین منسوخ ہو جائے' اور امریکہ کے فنڈ پر چلنے والی تمام دنیا کی انسانی حقوق کی انجمنیں اس آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔

صدر اور وزیر اعظم کے اختیارات میں حقیقی توازن کے قیام کے لئے اعتدال کی راہ اختیار کرنا ہی قومی مفاد کا تقاضہ ہے۔ جس سے کسی کو اختلاف نہیں لیکن آٹھویں ترمیم کے حوالہ سے یہ بات بھی ارکان پارلیمنٹ کے پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ یہ ترمیم دراصل صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور اقتدار میں ان کی طرف سے کئے جانے والے آئینی و قانونی اقدامات کو دستوری تحفظ فراہم کرنے کے لئے کی گئی تھی' جن میں (۱) قرارداد مقاصد کو دستور کا باضابطہ حصہ بنانا' (۲) قذف اور زنا کی شرعی حد کا نفاذ (۳) چوری اور ڈاکہ کی شرعی حد کا نفاذ' (۴) اسلامی قانون شہادت (۵) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس (۶) احترام رمضان آرڈیننس (۷) امتناع قادیانیت آرڈیننس' (۸) جداگانہ الیکشن کا قانون اور (۹) وفاقی شرعی عدالت کا قیام جنہیں آٹھویں ترمیم کی وجہ سے دستوری تحفظ حاصل ہے اور اس ترمیم کے خاتمہ کی صورت میں یہ تمام امور کالعدم ہو جائیں گے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ نفاذ اسلام کی سمت ہونے والی اس پیش رفت کو بچایا جائے اور آٹھویں ترمیم کے عنوان سے کوئی غیر محتاط قدم اٹھانے سے گریز کیا جائے۔ اس لئے تمام اہل اسلام سے اپیل ہے کہ وہ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے باخبر رہیں' اپنے حلقے کے ارکان اسمبلی کو اس بات کے لئے پابند کریں کہ وہ آٹھویں ترمیم میں رد و بدل کے وقت قادیانیوں کے بارے میں ترمیم کو ہر حال میں برقرار رکھیں' یہ سب واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر اس ترمیم کو ختم کیا گیا تو یہ شہدائے ختم نبوت کے خون سے غداری ہوگی عامۃ المسلمین ایسی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

محمد سلمان منصور پوری

اللہ سے شرم کیجئے

ایک اہم سبق آموز اور عبرت ناک واقعہ

حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ ایک شادی شدہ صحابی تھے۔ ان سے زنا کا صدور ہو گیا۔ گناہ کر تو لیا لیکن نبی ﷺ کی صحبت طیبہ سے جو نور ایمانی ان کے دل میں جاگزیں ہو چکا تھا۔ اس نے ان کی زندگی کا چین و سکون چھین لیا۔ بے تاب ہو گئے کہ کس طرح اس گناہ سے پاکی حاصل کریں۔ شادی شدہ زنا کرنے والے کی شرعی سزا سنگ سار کرنا ہے۔ یعنی مجرم کو پتھروں سے اتنا مارا جائے کہ وہ ختم ہو جائے۔ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ اب میری سزا اسی وقت پوری ہوگی جب کہ میں جان سے چلا جاؤں۔ دوسرا پہلو یہ بھی تھا کہ ان کے زنا کے شرعی گواہ موجود نہ تھے۔ وہ چاہتے تو خاموش رہ کر اپنی زندگی کا بچاؤ کر لیتے اور اپنے کو قانون شریعت کی زد میں نہ آنے دیتے۔ لیکن توبہ کی قبولیت کے شوق اور آخرت کے خوفناک عذاب کے خوف نے انہیں کشاں کشاں سرور عالم فخر دو عالم ﷺ کے دربار میں پہنچا دیا۔ آخر عرض کیا کہ۔

"اے اللہ کے رسول! مجھ سے زنا کا صدور ہو گیا ہے آپ مجھ پر شرعی سزا جاری کر کے مجھے پاک فرما دیں۔"

آنحضرت ﷺ ان سے اعراض فرماتے رہے' تا آنکہ انہوں نے چار مرتبہ اس جرم کا اقرار کیا اور حجت تام ہو گئی تو آپ نے ان پر حد جاری کرنے (سنگ سار کرنے) کا حکم دیا۔ چنانچہ انہیں سنگ سار کر دیا گیا۔ سنگ ساری کے دوران یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت ماعز کے فطری تکلیف کی بنا پر ادھر سے ادھر دوڑنے کو دیکھ کر حاضرین میں سے دو آدمیوں نے ایک دوسرے سے کہا۔

"اسے (ماعز کو) دیکھو اللہ تعالیٰ نے تو اس کے جرم کی پردہ پوشی فرمائی تھی (یعنی اس کے گناہ پر دوسرا کوئی گواہ موجود نہ تھا) مگر اس کے نفس نے اسے نہ چھوڑا حتیٰ کہ آج اسے کتے کی طرح سنگ سار کیا جا رہا ہے۔"

آنحضرت ﷺ کو ان کی گفتگو کی خبر پہنچ گئی۔ آپ اس وقت تو خاموش رہے لیکن وہاں سے واپسی میں کچھ دیر چلنے کے بعد آپ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک گدھا مرا پڑا ہے اور پھولنے کی وجہ سے اس کی ٹانگیں آسمان کی طرف کو ہو گئی ہیں۔ آپ اس جگہ رک گئے اور فرمایا کہ فلاں فلاں کہاں ہیں (جنہوں نے حضرت ماعزؓ کی غیبت کی تھی) وہ دونوں حضرات حاضر ہو گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ سواری سے اترو اور اس مردار گدھے کو کھاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے اللہ کے نبی! اس مردار گدھے کو بھلا کون کھا سکتا ہے؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ابھی جو تم دونوں نے اپنے بھائی (ماعز کی غیبت کر کے اس) کی عزت سے کھلواڑ کیا ہے وہ اس مردار (گدھے) کو کھانے سے زیادہ سخت ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ (ماعزؓ) اس وقت جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔

دانتوں میں گوشت

مشہور صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل عرب کا معمول تھا کہ وہ سفر میں ایک دوسرے کی خدمت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص سفر کے دوران حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خدمت کا ذمہ دار تھا۔ اتفاق سے ایک موقع پر تینوں حضرات سو گئے۔ اور کھانا تیار نہیں کر سکے۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بیدار ہوئے تو دیکھا کہ غلام سو رہا ہے۔ تو ان دونوں نے اس کے بارے میں یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

ان هذا النوم

"یہ تو بڑا سونے والا ہے۔"

پھر اسے جگایا اور اس سے کہا کہ آنحضرت ﷺ (جو سفر میں ساتھ تھے) کی خدمت میں جا کر سلام کہو اور آپ سے سالن مانگ لاؤ۔ وہ شخص گیا تو آنحضرت ﷺ نے جواب دیا کہ انہوں نے سالن کھا لیا۔ یہ جواب سن کر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما خود خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم نے کس چیز کا سالن کھا لیا تو آنحضرت ﷺ نے جواب دیا۔

بلحم اخیکما والذی نفسی بیدہ انی لاری لحمہ بین ثنایاکما۔

"اپنے (خادم) بھائی کے گوشت سے اور قسم بخدا میں اس کا گوشت تمہارے آگے کے دانتوں میں (اٹکا ہوا) دیکھ رہا ہوں۔"

(حیاۃ الصحابہ ج۲ ص۳۰۴)

یہ سن کر حضرات شیخین کانپ گئے اور عرض کیا۔ حضرت ہمارے لئے استغفار فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ مراہ فلیستغفر لکما اس غلام سے کہو وہ تم دونوں کے لئے استغفار کرے گا۔

مفلس و قلاش کون؟

یاد رکھنا چاہئے کہ غیبت کرنے سے مغتاب کا کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ خود غیبت کرنے والا سراسر نقصان میں رہتا ہے۔ اگر ہمیں اپنے اس عظیم نقصان کا یقین ہو جائے تو شاید کبھی کسی غیبت کرنے کی جسارت نہ کریں۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے حضرات صحابہؓ سے پوچھا کہ بتاؤ مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم تو مفلس اسے سمجھتے ہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ اور سامان معیشت نہ ہو تو آپ نے فرمایا۔

"میری امت میں مفلس شخص وہ ہے جو قیامت کے دن نماز' روزہ' زکوٰۃ لے کر جائے لیکن حال یہ ہو کہ اس نے کسی کو گالی دے رکھی ہو' کسی پر تہمت لگا رکھی ہو' کسی کا مال کھا رکھا ہو اور کسی کا خون بہا رکھا ہو پس (مطالبہ پر) اس کی نیکیاں اسے دی جاتی رہیں گی۔ پھر اگر اس پر سے حق پوری طرح اترے بغیر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان اصحاب حقوق کی سیئات ان سے لے کر اس (ظالم) پر ڈال دی جائیں گی۔ اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا (نعوذ باللہ من النار)۔"

جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے والد گرامی انتقال کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے صوبائی جنرل سیکریٹری حاجی تاج محمد فیروز کے والد حاجی فیروز الدین کو آج سہ پہر کاسی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جس کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر حضرت مولانا محمد منیر الدین نے پڑھائی نماز جنازہ میں علماء کرام' معززین شہر اور عالمی مجلس کے ارکان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ عالمی مجلس کے راہنماؤں مولانا محمد منیر الدین' مولانا قاری انوار الحق حقانی' مولانا عبدالواحد' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' حاجی سید شاہ محمد آغا' حاجی سید سیف اللہ آغا' حاجی عبداللہ مینگل' حاجی محمد طفیل اعوان' حاجی نعمت اللہ خان' حافظ محمد انور خان مندوخیل' ملک سعید حسن' خلیل الرحمن عبدالرشید' قاری محمد شریف' حافظ محمد حنیف' قاری غلام یاسین نے ایک مشترکہ تعزیتی بیان میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے

رپورٹ۔ محمد جمیل خان

قادیانیت کا تعاقب دنیا کے ہر گوشے میں جاری رکھا جائے گا

لندن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

علماء کرام کا خطاب

انگلینڈ' جرمن' ناروے' بیلجیم' ماسکو میں ختم نبوت سینٹرز قائم کئے جائیں گے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ۱۴ اگست یوم آزادی پاکستان کے مبارک دن جامع مسجد سینٹرل برمنگھم میں عظیم الشان "نویں ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں تقریباً دس ہزار سے زائد مسلمانان انگلینڈ نے شرکت کرکے عقیدۂ ختم نبوت سے اپنی وابستگی کا اظہار کیا۔ اجتماع کے لحاظ سے یہ کانفرنس انگلینڈ کی سب سے بڑی کانفرنس سمجھی جاتی ہے چونکہ کانفرنس کی تیاری کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا عبدالغفور قاسمی' مولانا زاہد الراشدی' مولانا منظور احمد الحسینی' ختم نبوت کانفرنس کے نگران حاجی عبدالرحمن باوا نے انگلینڈ کے تمام شہروں کا دورہ کرکے مسلمانوں کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی اس لئے مختلف شہروں سے کوچوں اور ویگنوں اور گاڑیوں کے جلوسوں کی شکل میں مسلمان صبح ہی سے کانفرنس میں پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ پورے برمنگھم میں جشن کا سماں تھا۔ ہر طرف مسلمان ہی مسلمان نظر آرہے تھے۔ شریک علماء کی تعداد تین سو سے زائد تھی۔ مذہبی جماعتوں کے نمائندے اور تمام مدارس اور مساجد کے خطیب و اساتذہ اس مشترکہ پلیٹ فارم پر یکجا نظر آکر اس بات کا ثبوت فراہم کررہے تھے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے تمام مسلمانوں کا ایک ہی موقف ہے اور نبی اکرم ﷺ کی عظمت کے لئے وہ تمام مفادات سے بالاتر ہوکر متحدہ جدوجہد کے لئے ہروقت تیار ہیں۔

کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز قاری عبدالحفیظ کی تلاوت سے ہوا۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے کی۔ اس نشست کے مہمان خصوصی دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث مولانا محمد ارشد مدنی' جمعیت علماء اسلام کے قائم مقام امیر مولانا قاری محمد اجمل خان' ڈربن یونیورسٹی افریقہ کے شعبہ اسلامیات کے ڈین مولانا سید سلمان ندوی' تحفہ قادیانیت کے مولف مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ورلڈ اسلامک فورم کے سربراہ مولانا زاہد الراشدی' جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے رہنما مولانا عبدالغفور قاسمی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمن' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی تھے۔ یہ نشست صبح دس بجے سے دوپہر ایک بجے تک جاری رہی۔

دوسری نشست بعد نماز ظہر شروع ہوئی۔ اس نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر دوم مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے کی۔ اس نشست کے مہمان خصوصی شاہ فیصل مسجد اور دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر محمود احمد غازی' سابق وزیر اوقاف قاری سعید الرحمن' عالمی مبلغ ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی' مدرس حرم مکہ مولانا محمد مکی حجازی' تحفظ حقوق اہل سنت کے سربراہ مولانا سید عبدالمجید ندیم' انجمن سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی' سواد اعظم اہل سنت کے رہنما قاری محمد طیب نقشبندی' جمعیت علماء بنگلہ دیش کے نائب صدر مولانا محمد شوکت علی' مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے استاذ حدیث مولانا عبدالحفیظ مکی' مولانا سعید احمد عنایت اللہ' لولاک کے ایڈیٹر صاحبزادہ طارق محمود' جامعہ حسینیہ راندیر انڈیا کے مہتمم مولانا محمد اسماعیل' فلاح دارین کے سرپرست مولانا عبداللہ پودوھر' تنظیم شبان ختم نبوت کے رئیس مولانا مفتی محمد منیر' صیانۃ المسلمین پاکستان کے مولانا ابرار الحق تھانوی' پاکستان اسلامک سینٹر لیڈیم کے قاری عبدالحمید' جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا عبدالرشید ربانی' مولانا عبید الرحمن' مفتی محمد اسلم' مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا امداد الحسن نعمانی' مولانا محمد موسیٰ قاسمی' اسلامک دعوۃ اکیڈمی کے سربراہ مولانا محمد سلیم دھورات کی حیثیت سے شریک ہوئے۔

دونوں نشستوں سے علماء کرام' مشائخ عظام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے اور اسی عقیدہ کی بنیاد پر پاکستان وجود میں آیا۔ ۱۹۴۷ء سے تکل سفارتی ذرائع استعمال کرکے اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کی طرف سے غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد قادیانی جماعت اور اس کا سربراہ اسلام' عقیدۂ ختم نبوت اور پاکستان کے خلاف مسلسل زہریلے پروپیگنڈے میں مصروف ہے اور اس غلط پروپیگنڈے کی بنا پر اسلام دشمن طاقتوں کو تقویت مل رہی ہے۔ اس لئے قادیانیوں کو سیاسی جماعت ڈیکلیئر کرکے ان کے خلاف سپریم کورٹ میں ریفرنس داخل کیا جائے اور سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ان کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور قادیانیوں کے پاکستان دشمن پروپیگنڈے کے خلاف پاکستانی حکومت تمام حکومتی وسائل استعمال کرے تاکہ عالمی سطح پر قادیانیوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کا جواب دیا جاسکے اور اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف قادیانیوں کے پروپیگنڈے اور اسلام دشمن تبلیغی سرگرمیوں کا مقابلہ عالم اسلام کی حکومتیں سرکاری سطح پر کریں تاکہ قادیانیت کا راستہ روکا جاسکے۔ قادیانیوں کی خلاف قانون سرگرمیوں پر ان پر مقدمات قائم کئے جائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا کے ہر گوشے میں قادیانیت کا تعاقب جاری رکھے گی۔ ماسکو' بوسنیا' جرمنی' جاپان' افریقی ممالک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ختم نبوت سینٹرز قائم کئے جائیں گے۔ تحفظ ناموس رسالت قانون یا آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی آڑ میں قادیانیوں سے متعلق ترامیم اور قوانین میں کسی قسم کی تبدیلی اور ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی۔ یورپ میں قادیانیت کی روک تھام کے لئے تمام مساجد کی سطح پر تنظیمیں اور جگہ جگہ ختم نبوت سینٹرز کا جال پھیلایا جائے گا اور ڈش انٹینا کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کی روک تھام کے لئے موثر تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

برطانیہ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی باڈی تشکیل دی گئی۔ سرپرست مولانا محمد یوسف متالا' مولانا محمد آدم صدر' مفتی مقبول احمد نائب صدر' مولانا عبید الرحمن ناظم اعلیٰ' عبدالرحمن باوا خازن' مولانا بلال پٹیل ناظم تبلیغ' مولانا منظور احمد الحسینی ارکان شوریٰ' ڈاکٹر عبدالرحمن خالد' مولانا منظور الحق' مولانا محمد حسن' مولانا لطف الرحمن' مولانا محمد ایوب سورتی۔

فیصلہ کیا گیا کہ دسمبر میں نوجوانوں کے لئے چار تربیتی کورس اور خواتین کے لئے دو تربیتی پروگرام تشکیل دیئے جائیں جس سے مولانا محمد تقی عثمانی خطاب کریں گے۔ اگلے سال دسویں عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن' گلاسگو' بریڈ فورڈ اور برمنگھم میں منعقد کی جائے گی۔

کانفرنس سے دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث اور ختم نبوت کانفرنس کے مہمان خصوصی شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین مولانا ارشد مدنی نے

خطاب فرماتے ہوئے فرمایا۔

حضرات علماء کرام! معزز حاضرین مجلس! مشہور حدیث ہے جس کو عام محدثین بڑی اہمیت کے ساتھ بیان فرماتے ہیں اس کو حدیث جبرئیل کہا جاتا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص اس مجلس میں حاضر ہوا۔ اس شخص کی شکل و صورت اس کا قول' گفتار' اس کی آمد' اس کا بیٹھنا' سوال کرنا کچھ عجیب سا تھا۔ صحابہؓ فرماتے ہیں اس انسان کے کپڑے بالکل صاف ستھرے تھے' اسکے بال بہت زیادہ سیاہ تھے' یہ دلیل اس بات کی ہے کہ وہ انسان ابھی اپنے گھر سے آرہا ہے کوئی مسافر نہیں ہے۔ اس زمانے میں جہاں یہ سفر کی سہولتیں نہیں تھیں جو آج موجود ہیں کوئی انسان اس طرح آکر اس طرح مجلس میں بیٹھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مسافر نہیں ہے یہیں کا رہنے والا ہے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لیکن صحابہؓ فرماتے ہیں ہم میں سے کوئی اسے جانتا نہیں تھا۔ مدینہ منورہ کی بستی چھوٹی سی بستی ہے اور مومنین ایک دوسرے سے محبت اور تعلق رکھنے والے ہیں۔ ہر ایک کو پہچانتے ہیں۔ اگر اہل مدینہ میں سے ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ کے دربار میں بیٹھنے والے لوگ اس کو پہچانتے لیکن فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا۔ وہ شخص آیا اور آکر جناب رسول اللہ ﷺ کے مبارک گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا جس طرح نماز میں تشہد کی صورت میں بیٹھا جاتا ہے اور ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اس نے اپنے ہاتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے زانو پر رکھ لئے۔ یہ چیز عجیب و غریب تھی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کے دل میں جو جناب رسول اللہ ﷺ کا احترام تھا اس کو دیکھتے ہوئے یہ بہت عجیب و غریب چیز تھی۔ مگر رعب مانع تھا۔ کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔ مسئلہ دیکھ رہے ہیں عجیب و غریب کہ اس کی شکل و صورت بتا رہی ہے کہ یہ یہیں کا رہنے والا ہے۔ ہمارا نہ جاننا یہ بتاتا ہے کہ یہ یہاں کا رہنے والا نہیں ہے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی قربت بھی عجیب و غریب چیز ہے۔

وہ شخص سوال کرتا ہے اخبرنی عن الایمان عام حدیث کے طریقوں میں یہ آتا ہے کہ پہلا سوال ایمان کے سلسلہ میں ہے۔ جناب نبی اکرم ﷺ ایمان بتاتے ہیں کہ ایمان کس چیز کو کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے چھ چیزوں پر (جن کا تذکرہ ایمان مفصل میں ہے) ایمان لانے کو ایمان قرار دیا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب آپؐ نے بتایا تو اس نے کہا آپؐ نے سچ فرمایا ٹھیک بتایا۔ صحابہ کرامؓ کو اور تعجب ہوا کہ ان کا سوال کرنا یہ بتاتا ہے کہ اس کو معلوم نہیں اور جب آپؐ نے بتا دیا تو کہتا ہے کہ آپؐ نے سچ فرمایا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسے معلوم ہے۔ یہ کیسا شخص ہے' کیا سوال کررہا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ ان علوم کو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینہ مبارک پر اتارے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی موجودگی میں پیش فرما رہے ہیں۔ دوسرا سوال کیا اسلام کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے تفصیل بیان فرمائی۔ آپ کے جواب پر پھر اس نے کہا کہ آپ نے ٹھیک بات فرمائی۔ تیسرا سوال کیا احسان کے سلسلہ میں۔ حضور ﷺ کے جواب پر اس نے پھر یہ کہا آپؐ نے ٹھیک جواب مرحمت فرمایا۔ چوتھا سوال کیا قیامت کے سلسلہ میں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کا علم نہ تجھے ہے اور نہ مجھے ہے۔ پھر بتایا کہ ہاں قیامت کی کچھ علامتیں ہیں جو قیامت سے پہلے نمودار ہوں گی اور دیکھی جاسکیں گی۔ جس سے یہ پتہ چلے گا کہ قیامت کب آئے گی۔ قیامت آنے والی ہے' قیامت قریب آگئی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کئے گئے' آپؐ نے جوابات دیئے اور وہ شخص چلا گیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کے دلوں میں آپؐ کا رعب تھا وہ یہ ہمت نہیں کرسکتے تھے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھیں کہ یارسول اللہ یہ آدمی کون ہے؟ یہاں تک کہ خود جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک لمبا وقت گزر جانے کے بعد (دو تین دن بعد) ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو وہ کون آدمی تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو بھیجا تھا۔ کیوں بھیجا تھا؟ اللہ کو یہ منظور ہے کہ تم کو تمہارا دین سکھلایا جائے۔ جبرئیل آئے تھے۔ اللہ نے ان کو یہ بتلایا تھا کہ جاؤ محمد ﷺ سے یہ پوچھو۔ جب صحابہؓ کی مجلس میں تم پوچھو گے اور آپؐ جواب دیں گے تو آپؐ کی امت کو یہ معلوم ہوگا کہ ایمان کس چیز کا نام ہے' اسلام کس چیز کا نام ہے' احسان کس کو کہتے ہیں اور قیامت سے پہلے کیا علامتیں نمودار ہوں گی۔ علم کی یہ اہمیت ہے۔ سب سے پہلے اس حدیث کے اندر ایمان کو بتایا اللہ تعالیٰ کے یہاں اس امت کو رتبہ کیا ہے۔ رتبہ کیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی خود پوچھتے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ دین اور شریعت اور ایمان بتاتے ہیں اور اگر خود نہیں پوچھ پاتے' ہمت نہیں ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اس انتظار میں رہتے کہ کوئی دیہات کا رہنے والا ایسا شخص جو آپؐ کی مجلس کے آداب سے ناواقف ہو وہ آئے اور سمجھدار ہو اور آکر دین کے بارے میں کچھ سوال کرے تو جناب رسول اللہ ﷺ جو علوم نبوت پیش فرمائیں گے اس سے ہمارے علم کے اندر زیادتی ہوگی۔ اگر یہ صورت بھی نہیں ہوتی تو اللہ کے یہاں اس امت کا رتبہ یہ ہے کہ اللہ فرشتے کو انسان کی شکل میں بھیجتا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور اس فرشتہ کو بتاتا ہے کہ یہ سوال کرو اور اس مجلس میں ابوبکر و عمر اور انتہائی سمجھدار اور ذی علم نبوت کے علوم کے وارث بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ سوال کرتا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ بتاتے ہیں۔ اور وہ علوم جن تک یہ لوگ نہیں پہنچے ہوئے ہوتے ان کو نہیں جانے ہوتے جناب رسول اللہ ﷺ جواب عنایت فرماتے ہیں اور وہ علوم قیامت تک کے لئے محفوظ ہوجاتے ہیں امت کے لئے۔ یہ جوابات جناب رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے دیئے تھے۔ آج وہ جواب اسی طرح موجود ہیں جیسے اس وقت دیئے گئے تھے۔ یہ کیا ہے یہ علوم دین ہیں اور جب تک دین قائم رہے گا آپ کا ایمان قائم رہے گا اب تک ہے اور قیامت تک رہے گا اور جس دن یہ شریعت ختم ہوگی اور کوئی اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا آپؐ کا امتی باقی نہیں رہے گا قرآن و حدیث یہ کہتا ہے کہ اس وقت قیامت آجائے گی۔

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایمان ایک بنیادی چیز ہے۔ بغیر ایمان کے انسان کے لئے اللہ کی نجات قیامت میں اللہ کی جنت تک پہنچنا ممکن نہیں۔ اور اگر ایمان ہے مرنے والے کے دل میں خدا کی رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی بدبخت اس دنیا سے جاتا ہے ایمان سے محروم تو خدا کی قسم چھٹکارا ہو سکتا ہے نہ خدا کی رحمت عنایت مہربانی نہ خدا کی جنت تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا مسلک ہے ایسا مذہب ہے جس کے اوپر دلیل قرآن و حدیث سے قائم ہے۔ اس لئے ایمان کے سلسلے میں سب سے پہلی تعلیم یہاں دی گئی۔ ایمان وہ چیز ہے جو سب سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس کی حفاظت انتہائی ضروری ہے۔ دیکھئے ایمان کے سلسلے میں ایک چیز ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ پر ایمان' احکام شریعت دین کو اتارا۔ جناب رسول اللہ ﷺ اس کے سب سے بڑے امین ہیں اور آپؐ نے اس امانت کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بغیر کسی کمی اور زیادتی کے پیش کردیا۔ آپؐ نے اس امانت میں کوئی کمی و زیادتی نہیں کی اور اللہ تعالیٰ کا نبی سب سے بڑا امین ہوتا ہے دین اور شریعت کا اس لئے وہ اس شریعت کے اندر اپنی طرف سے کوئی کمی و زیادتی نہیں کرتا۔ ایمان کی جو صورت تھی۔ شریعت کی جو صورت تھی۔ دین کی جو شکل و صورت تھی۔ قیامت تک چلنے والی تھی۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو وہ دی گئی اور آپؐ نے وہ شریعت امت کے سامنے پیش کردی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انتخاب سارے عالم سے کیا گیا تھا تاکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مقدس امانت کو بغیر کسی واسطہ سے آپؐ کی زبان مبارک سے حاصل کریں اور اس کو لے کر اس میں اپنی طرف سے بغیر کچھ ملائے ہوئے اس کی بنیادوں کو اتنا مضبوط کردیں کہ وہ قیامت تک اکھڑنے نہ پائے۔ جو دین جو شریعت جو امانت جناب رسول اللہ ﷺ سے لی ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے' اس امانت میں کہیں یہ چیز نہیں ہے کہ آپؐ کے بعد کسی دوسرے نبی کو اس دنیا میں جنم لینا ہے۔ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس پر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین متفق ہیں۔ اس لئے ہم تک جو دین آیا ہے جو شریعت آئی ہے جو قرآن مجید آیا ہے قرآن مجید کی جو تشریح آئی ہے وہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ پر دروازہ نبوت کا بند ہوگیا۔ رسالت کا دروازہ بند ہوگیا' اب آپؐ کے بعد اور کوئی نبی

آنے والا ہے نہ کوئی رسول آنے والا ہے' ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والا نہیں ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی اس دنیا کے اندر بھیجا ہے یہ وہ مقدس امانت ہے جو ہم تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعہ پہنچی ہے اور دین کی اصلی شکل اور دین کی اصل صورت وہ ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ سے صحابہؓ نے لی ہے۔ صحابہؓ کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ وہ سب سے پہلے اس مقدس امانت کے امانت دار ہیں۔ وہ جناب حضور ﷺ سے لے رہے ہیں انہیں نے ہم تک پہنچایا۔ اس میں کہیں یہ بات نہیں ملتی کہ جناب نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی ماں کے پیٹ سے جنم لینے والا ہے۔ اس لئے دین اسلام کی صحیح صورت یہی ہے کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ جس طریقہ سے کسی سچے نبی کا انکار انسان کے ایمان کو ختم کر دیتا ہے۔ اسی طرح کسی جھوٹے نبی کی نبوت کا اقرار انسان کو ایمان سے محروم کر دیتا ہے۔ یہ ایک ایسی عمارت ہے جس کے دروازے بند ہیں۔ اب جو اندر ہے وہ باہر نہیں نکل سکتے اور جو باہر ہیں وہ اندر نہیں ہوں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ نبوت کا دروازہ بند ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ سے یہی ایمان ہمیں ملا۔ یہی دین ہم کو ملا۔ جس انسان کا ایمان وہ ہے جو صحابہ کرامؓ کا ایمان تھا اس کا اعتبار ہے اور اگر انسان نے اس راستہ کو چھوڑ دیا تو اس ایمان کا اعتبار نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر وہ لوگ ایسا ایمان لاتے ہیں جیسا صحابہؓ تم ایمان لائے جیسا تمہارا ایمان ہے تب تو وہ ہدایت پر ہیں۔ اگر انہوں نے تمہارے راستہ کو چھوڑ کر کسی اور ڈگر کو اپنا لیا۔ راستہ کو اپنایا تو وہ ہدایت سے خالی ہو جائیں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو ڈگر لی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کو معیار حق قرار دیا۔ اگر اس حق کے اوپر اور اس معیار پر کسی کا ایمان ملتا ہے تو وہ ایمان' ایمان ہے اور اگر کسی نے اس ڈگر کو چھوڑ دیا اور اس ترازو پر ایمان تل نہیں سکا تو اس ایمان کا کوئی اعتبار نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک مٹھی کی طرح متحد ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبوت کے دعویٰ کرنے والے کا دعویٰ صحیح نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اس وقت دعویٰ نبوت کرنے والے تھے جب جناب رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ لیکن کچھ لوگوں نے اگرچہ ان کی نبوت کے دعویٰ کی تصدیق بھی کی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور یہی معیار ہے۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر بالفرض والتقدیر صحابہ کرامؓ میں کسی چیز کے اندر اختلاف ہو جائے تو یہ دیکھو کہ ابوبکر و عمر کا کیا مسلک ہے۔ جس مسلک کو ان دونوں نے اپنایا وہ معیار حق ہے۔ اس کو قبول کیا جائے گا۔ ابوبکر و عمر کا اختلاف اس میں نہیں تھا کہ یہ جھوٹا ہے۔ اگرچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کچھ مصلحتوں کی بنیاد پر یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس وقت ان کا مقابلہ کیا جائے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو جناب رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اول ہیں۔ وہ پتھر کی چٹان اور پہاڑ کی طرح کھڑے ہو گئے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت پر کوئی شب خون مارا جائے گا اور ابوبکر رہے گا۔ کیا رسول اللہ ﷺ کا دین کمزور ہو گا اور ابوبکر زندہ رہے گا یہ وہ جذبہ ایمانی تھا۔ جس جذبہ ایمانی نے اسلام کی بنیادوں کو ایسا مضبوط اور مستحکم کر دیا کہ قیامت تک وہ اکھڑنے والی نہیں ہیں۔ یہ الحادی ہوائیں چل رہی ہیں' فتنوں کا دور ہے' فتنے کھڑے ہوں گے لیکن جناب رسول اللہ ﷺ کی نصرت کے لئے ہر دور میں ایک جماعت ایسی آتی رہے گی جو خدا کے دین کو رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو پاک اور صاف کر کے پیش کرتی رہے گی وہ لوگ خوش بخت ہیں جو اس سلسلہ میں آگے بڑھتے ہیں۔ اپنی خدمات کو پیش کرتے ہیں۔ فتنوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور جتنی ان کے دل میں طاقت ہے اس طاقت کو کام میں لاتے ہیں اور خدا کے دین کی نصرت کرتے ہیں خدا کی رحمتیں ان پر برستی ہیں۔ جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں دراصل اپنی مغفرت اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اپنے تقرب کے لئے وسیلہ کو اختیار کر رہے ہیں۔

میرے محترم بزرگو اور دوستو! یہ ایک مسئلہ ہے کہ جس پر اگر صحیح ایمان اور صحابہؓ کے ایمان کی روشنی میں اور اس کسوٹی پر قول کر انسان اختیار نہیں کرے گا تو وہ کبھی ایمان پر قائم نہیں رہ سکتا۔ پھر یہ ہے کہ یہ دیکھے کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا کس انداز کا آدمی ہے۔ نبوت اس چیز سے پہچانی جاتی ہے کہ اس کی شکل و صورت کیسی ہے۔ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ کیا ارشاد ہے۔ کیا فرمان ہے۔ کیا فرمودات ہیں۔ آدمی کے مرتبے کو اس کی سچائی کو دیکھنے کے لئے اس کی تعلیمات کو دیکھا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو مدینہ منورہ میں تو فرماتے ہیں کہ میں دیکھنے کے لئے گیا کہ اس نبی کو دیکھوں کہ یہ نبی سچا ہے یا جھوٹا فرماتے ہیں کہ دور کھڑا ہو گیا اور آپؐ کے چہرہ کو دور سے دیکھنے لگا۔ نبی کریم ﷺ کے چہرہ کو دیکھنے کے بعد میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جو تعلیمات دیں وہ تعلیمات بڑی انوکھی تھیں۔ میں نے جو تعلیم سب سے پہلے ان کی زبان سے سنی وہ یہ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! اسلام کا پرچار کرو۔ جب ملو ایک دوسرے سے تو "السلام علیکم" کہو اور فرماتے ہیں کہ تمہاری رشتہ داری اور قرابت ہے اس کا لحاظ رکھو۔ تعلقات قائم کرو۔ جو رشتہ دار ہیں۔ ان کے ساتھ ایسا سلوک کرو۔ کھانے کھلاؤ۔ اپنے بخل کو توڑو۔ اگر کوئی فقیر ہے' مسکین ہے' بیوہ ہے تو تم اس کو کھانا کھلاؤ' اس کی مدد کرو۔ اگر تمہارا ساتھی ہے' دوست ہے' کھانے والا ہے اگر کھانا ہے تو کھلاؤ' اپنی کنجوسی کو ختم کرو' اگر کھانا کھلاؤ گے تو تمہارے تعلقات مستحکم ہوں گے۔ آپس میں محبت بڑھے گی۔ آخر میں فرمایا راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس وقت اللہ تعالیٰ سے اپنے رشتے کو جوڑو جب دنیا سوئی رہتی ہے۔ یہ وہ پاکیزہ تعلیم تھی جس کو دیکھ کر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے دل نے گواہی دی کہ یہ نبی سچا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں پر ایمان لے آئے۔ نبی کی تعلیم کو دیکھا جاتا ہے۔ یہاں جو شخص مدعی نبوت ہے (مرزا غلام احمد قادیانی) اس کی کتنی خرافات ہیں۔ وہ کیا کیا بولتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اس سے شرم محسوس ہوتی ہے۔ ایک کتاب ہے "اسلامی قربانی" مرزا غلام احمد (احمد بھی کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ غلام احمد کہاں ہے جو احمد (ﷺ) کی نبوت پر شب خون مار رہا ہے وہ غلام کہاں سے ہو گا) کا ایک چیلا ہے مرید ہے یار محمد۔ اسلامی قربانی میں لکھتا ہے اپنے شیخ کے بارے میں کہ انہوں نے ایک مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے کشف کی کیفیت میں یہ محسوس ہوا کہ گویا میں عورت ہوں۔ ذرا ملاحظہ فرمایئے۔ کشف کی کیفیتیں مرزا کے اقوال ہیں' فرمودات و ارشادات ہیں کہ میں ایک عورت ہوں۔ آگے اس سے بڑھا کہ اللہ تعالیٰ رجولیت کا اظہار قوت مردی کا اظہار میرے اوپر فرما رہے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یعنی وہ معاملہ جو مرد اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے اللہ رب العزت والجلال ان جیسا کوئی نہیں اس کی شان میں کتنی بڑی گستاخی ہے۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی توحید' طہارت' پاکیزگی کو بیان کر رہا ہے۔ تمام شریعت کی بنیاد اس پر ہے "سبحان اللہ" اللہ پاک ہے بے عیب ہے اور یہ بدنصیب اپنے مکاشفہ کو جس کو نبوت کا دعویٰ ہے اور خود اپنے آپ کو نبی بتاتا ہے۔ خود کہتا ہے اپنے مکاشفہ میں کہ گویا میں عورت ہوں اور اللہ تعالیٰ رب العزت والجلال العیاذ باللہ وہ رجولیت کا اظہار فرما رہے ہیں۔ کس قدر بری چیز ہے۔ بھلا نبی کی یہ شان ہے کہ اس کا تعلق مع اللہ اس طرح ہو گا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیکھئے نبی کا معاملہ اللہ کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ نبی کے ساتھ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں ایک حدیث بیان کر کے اجازت چاہوں گا۔ فرماتے ہیں تو جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک دن فجر کی نماز کے لئے آنے میں تاخیر ہو گئی۔ فرماتے ہیں کہ اتنا وقت گزر گیا کہ یہ خطرہ ہونے لگا کہ کہیں سورج طلوع نہ ہو جائے۔ آپؐ تشریف لائے اور بڑی مختصر سی نماز پڑھائی اور اس کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے اور صحابہ کرامؓ سے فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہیں۔ اس کے بعد قصہ سنایا۔ میں رات میں اٹھا اور میں نے نماز پڑھی جو بھی اللہ تعالیٰ نے میرے لئے مقدر فرمائی۔ مجھے کچھ نیند آ گئی نیند میں کھو گیا۔ بوجھل سا ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ اللہ رب العزت والجلال اللہ کو بہترین اور اعلیٰ ترین شکل و صورت میں۔ ایسی حسین شکل و صورت کہ میں اس کی خوبصورتی بیان نہیں کر سکتا۔ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ سب سے بہتر شکل جو تصور میں آ سکتی ہے سب سے اچھی تھی۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نگاہے او نہ مقدور جہانست

کہ کس کس چیز میں بحث و مباحثہ ہو رہا ہے کہ کفارات و درجات

جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ رب العزت والجلال کو احسن ترین خوبصورت ترین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سوال کیا۔ فرشتے ملاء اعلیٰ کے کس چیز میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں میں نے عرض کیا اے میرے رب مجھے معلوم نہیں۔ میں تو اس دنیا کا ہوں مجھے ملاء اعلیٰ کا پتہ نہیں۔ فرماتے ہیں جناب باری تعالیٰ جل شانہ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں ہاتھوں کے درمیان مونڈھوں پر رکھ دیا (جیسا بھی ہاتھ تھا ہمارا ایمان ہے اللہ تعالیٰ جیسا کوئی نہیں اس کی ذات صفات اس کی شان کے مطابق ہے) فرماتے ہیں کہ وہ ہاتھ کتنا ٹھنڈا تھا۔ میں نے اس ہاتھ کی ٹھنڈک اپنی چھاتی میں محسوس کی۔ ہاتھ کیا رکھنا تھا اللہ کا سارے خزانہ کائنات میرے اوپر کھل گئے۔ اب میں دیکھ رہا تھا سن رہا تھا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس چیز میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں۔ اب پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا اے محمد کس چیز میں فرشتے بحث کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ العالمین آپ جانتے ہیں۔ وہ دنیا کے اچھے کام جس سے انسان کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے ان کاموں کے بارے میں بحث و مباحثہ ہے۔ اس کے چرچے چل رہے ہیں۔ فرمایا وہ کیا ہیں چیزیں۔ فرمایا جی ہاں جماعت جہاں ہوتی ہے مسجدوں میں گھروں سے وہاں تک پہنچنا انسان وہاں جائے گا تو ایک ایک قدم پر اس کے گناہ معاف ہوتے رہیں گے۔ فرماتے ہیں جب نماز ہو جائے تو ایک دم اٹھ کر نہ چلے جاؤ بلکہ اس جگہ کچھ دیر بیٹھے رہو مسجد میں نماز کے بعد۔ حدیث میں آتا ہے جب تک انسان اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہے فرشتہ اللہ سے اس کے لئے یہ دعا کرتا ہے اے اللہ اس کی مغفرت فرما اس کے اوپر رحم فرما جب تک بیٹھا ہوا ہے اور فرمایا ایسے وقت میں جب وضو کرنا دشوار ہو سردی ہو رہی ہو کیسے وضو کرے ٹھنڈے پانی سے لیکن انسان اپنے رب سے رشتہ جوڑنے کے لئے وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ یہ ایسے کام ہیں جن سے انسانوں کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ فرمایا اور اس کے علاوہ کیا چیزیں زیر بحث ہیں۔ فرمایا حضور ﷺ نے وہ چیزیں جس سے انسانوں کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ فرمایا وہ کیا چیزیں ہیں۔ فرمایا حضور ﷺ نے لوگوں کو کھانا کھلانا' گفتگو میں نرمی ایسا نہیں کہ آدمی سے بات کر رہا ہے تو اٹھا کر لاٹھی مار دی' اور نماز ایسے وقت میں پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ تعلیمات ہیں۔ نبی کا تعلق اپنے پروردگار سے ہو گا تو ان اچھی تعلیمات کے لئے ہو گا اس لئے نہیں جس کو مرزا جھوٹا بیان کرتا ہے اور حدیث میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محمد (ﷺ) جب نماز پڑھا کرو تو نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرو۔ اے اللہ العالمین میں آپ سے ایسے کاموں کی توفیق مانگتا ہوں جو تجھے پسند ہیں اور میں ایسے کاموں سے دوری کو آپ سے مانگتا ہوں جو آپ کو ناپسند ہیں اور اے اللہ میرے دل کے اندر مسکین لوگوں کی محبت ڈال دیجئے۔ لوگ مسکینوں سے بھاگتے ہیں فقیروں سے بھاگتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو اللہ ہدایت فرما رہے ہیں اے محمد یہ مانگو اور فرماتے ہیں یہ کہو اے محمد۔ اے اللہ العالمین جب اپنے بندوں میں ان کی بدعملی کی وجہ سے یہ ارادہ فرمائیں کہ ان کو گمراہی میں ڈال دیں تو اے اللہ العالمین مجھے اس وقت اٹھا لیجئے گا ایمان سلامتی کے ساتھ۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ سے ایک رشتہ اس سچے نبی کا ہے اور ایک ایک کلمہ موتی ہے بلکہ خزانہ ہے جس سے انسان تقرب الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ درحقیقت یہ جو کچھ ہے یہ امت کے لئے تعلیم ہے اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو نبی بنایا۔ ان کو یہ دعا دینے کا مطلب ہے کہ اے نبی تم یہ دعا مانگو۔ جب آپ نبی ہیں تو ہر معروف اور خیر پر عمل کرتے ہیں۔ آپ ہر منکر اور گناہ سے دور اور پاکباز ہیں۔ معصوم ہیں اس لئے اللہ کے نبی کو یہ دعا نہیں سکھلائی جا رہی بلکہ درحقیقت یہ تعلیم امت کے لئے ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی۔

"اے دلوں کو الٹنے پلٹنے والے میرے دل کو اپنی طاعت کے اوپر مضبوط فرما دے۔"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں یارسول اللہ ﷺ یہ دعا آپؐ کی اپنے لئے تو ہو نہیں سکتی۔ اس لئے کہ آپؐ تو معصوم ہیں۔ اللہ کے نبی ہیں۔ اللہ آپؐ کے دل کو اپنی طاعت سے ہٹائے گا نہیں۔ کیا آپؐ ہمارے بارے میں ڈرتے ہیں۔ یہ تو آپؐ ہمیں تعلیم دے رہے ہیں کہ ہم اس دعا کو اپنائیں۔ کیا آپؐ کو ہم سے ڈر لگتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ہم آپؐ کے دیئے ہوئے راستے سے ہٹ نہ جائیں۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے ہاں۔ انسؓ اللہ کے بندوں

کے دل اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ جدھر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ اس لئے یہ دعا جناب رسول اللہ ﷺ کے اپنے لئے نہیں ہے اور حضرت انسؓ پر قربان جائیے کہ کیسا خدا نے ان کو علم عطا فرمایا تھا کہ یہ دعا سنتے ہی سمجھ گئے کہ یہ تو ہمارے لئے ہے اور اپنے دل میں جو خدشہ تھا اس کو پیش فرمادیا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس خدشہ کی تصدیق فرمائی کہ اللہ کے بندوں کے قلوب کو اللہ کے ہاتھ میں ہیں جیسا چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ اس لئے میرے بھائی مسئلہ ختم نبوت بڑا اہم مسئلہ ہے اس مسئلہ میں انسان کو اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہئے اور معیار وہ ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معیار تھا۔ جن کو معیار قرآن نے قرار دیا۔ ان کا ایمان معیار حق ہے۔ جس انسان نے ایمان وہ اختیار کیا جو ایمان ابوبکرؓ و عمرؓ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا اس نے اپنے لئے آخرت اور جنت کو خرید لیا۔ مرزا کے اقوال کو فرمودات کو دیکھیں تو زمین و آسمان کا فرق محسوس ہوتا ہے۔ یہ کانفرنس اسی لئے ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ یہاں بیٹھیں' ان باتوں کو سنیں اور چلے جائیں بلکہ آپ میں سے ہر شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرۂ کار کے اندر ذاتی بیداری پیدا کرے کہ ہر مومن یہ سمجھ سکے کہ حق کیا ہے اور باطل کس چیز کا نام ہے۔ اللہ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ شرور و فتن سے محفوظ فرمائے۔ ہمیں اور ہمارے بچوں کو عفت و پاک دامنی عطا فرمائے۔ ایمان پر ثابت قدم رکھے اور ایمان پر قائم فرمائے و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے نائب امیر جامعہ ہاشمیہ سجاول کے شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی کا خطاب

میرے محترم دوستو اور مسلمان بھائیو! ایک حدیث میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس کی مختصر تشریح آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ میرے دوستو! یہ عالم جس کے اندر ہم آباد ہیں۔ اس کی بقا ہدایت سے وابستہ ہے یہ عالم جب تک باقی رہے گا تب تک اس میں ہدایت کا راستہ باقی ہو تو بقائے عالم ہدایت سے وابستہ ہے اور ہدایت ایک ایسی چیز ہے کہ نبوت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہدایت نبوت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ ہدایت نام ہے اللہ تعالیٰ کی مرضیات اور نامرضیات معلوم کرنے کا۔ پروردگار عالم کن کاموں سے راضی ہے اور کن کاموں سے ناراض ہے۔ یہ بات ایسی ہے جو صرف عقل سے معلوم نہیں ہو سکتی۔ یہ بات اگر معلوم ہو سکتی ہے تو کسی پیغمبر کے بتانے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ایک دسترخوان پر اگر متعدد کھانے رکھے جائیں اور دنیا کے عقل مندوں کو اس کھانے پر دعوت دی جائے اور وہ اس دسترخوان پر جمع ہو جائیں تو ڈاکٹر کو پتہ نہیں چلے گا کہ کس بیرسٹر کی پسندیدہ چیز کیا ہے۔ بیرسٹر کو پتہ نہیں چلے گا کہ اس شیخ الحدیث کی پسندیدہ چیز کون سی ہے۔ شیخ الحدیث کو پتہ نہیں چلے گا کہ اس مولانا کی پسندیدہ چیز کون سی ہے۔ کسی کا ہاتھ روٹی کی طرف بڑھتا ہے۔ کوئی چاول کی طرف بڑھتا ہے اور کوئی میرے جیسے "ملا" کا ہاتھ حلوہ پر ہوتا ہے۔ جب انسان کو انسان کی مرضی کا پتہ نہیں ہو سکتا تو انسان کو اللہ کی مرضی کا پتہ اللہ کے رسول کے بتائے بغیر نہیں چل سکتا۔ عقل ہماری کوئی غلط نہیں نورانی چیز ہے لیکن عقل کی نورانیت ایسی ہے جیسی آنکھ کی نورانیت ہے۔ یہ دونوں آنکھیں موجود ہیں۔ علم حدیث کا بھی حافظ ہے لیکن رات اندھیری ہو جائے۔ بجلی دستیاب نہ ہو تو کبھی گڈھے میں گر جاتا ہے۔ کبھی کانٹا اس کو چبھ جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ دو آنکھیں اس کے چہرہ پر موجود ہیں اور یہ بھی بڑا عالم۔ پھر گڑھے میں کیسے گرا۔ کیونکہ آنکھ کی نورانیت تب کام دے سکتی ہے جب سورج یا بجلی کی روشنی اس کی رہنمائی کرے۔ عقل کی نورانیت جب کام دے گی جب شریعت محمدی ﷺ کی روشنی اس کی رہنمائی کرے۔ اس کے بغیر اگر سوچنے کی کوشش کرے گا تو عقل کسی گمراہی کے گڑھے میں گرا دے گی۔ اس لئے ہدایت نبوت کے بغیر نہیں مل سکتی۔ اس وجہ سے رب العالمین نے دنیا میں پہلے انسان کو دنیا کا پیغمبر بنایا۔ حضرت آدم علیہ السلام دنیا کے پہلے انسان' وہ پہلے پیغمبر ہیں۔ لیکن نبوت کا سلسلہ کیسے شروع ہوا یہ بات سمجھنے کی ہے۔ فرمایا نبی اکرم ﷺ نے میں پیدائش کے اعتبار سے پہلے اور بعثت کے اعتبار سے آخری ہوں۔ اس کی تشریح انسانی فہم کے مطابق جس سمجھئے جس طرح دنیا گول ہے اسی طرح نبوت کا سلسلہ اور دائرہ بھی گول ہے۔ دائرہ جو بنایا جاتا ہے اس میں پرکار استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا ایک طرف کا حصہ زمین پر مضبوطی کے ساتھ جما دیا جاتا ہے اور دوسرے حصہ سے دائرہ کی لکیر کھینچی جاتی ہے۔ دائرہ کا قانون ہے کہ جس جگہ سے دائرہ شروع ہو اگر وہاں ختم ہو تو دائرہ مکمل اور صحیح ہوگا۔ اس دائرہ کی ابتدا حضرت آدم سے ہوئی اور اس دائرہ کو مکمل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کر دیا گیا۔ جو دائرہ کی ہدایت ہوتی ہے وہ دائرہ کی نہایت ہوتی ہے۔ آدم بمنزلہ باپ کے تھا لیکن ماں کی کمی تھی چونکہ نہایت دائرہ عیسیٰ پر ہوتی ہے اس وجہ سے ماں کو رکھا گیا اور باپ کو ہٹایا گیا۔ آپ کہیں گے کہ پھر ہمارے پیغمبر ﷺ کا کیا درجہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ دائرہ کا قیام ہوتا ہے مرکز پر جو کہ دائرہ کے بیچ کا حصہ ہوتا ہے جس پر پرکار کا پہلا حصہ جما ہوا ہے اور جس کے اردگرد دائرہ کھینچا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری پیدائش تو سب سے پہلے ہے۔ میرے نقطہ کے اردگرد نبوت کا دائرہ کھینچا گیا لیکن جب دائرہ مکمل ہوتا ہے اور پرکار کے حصہ کو اٹھایا جاتا ہے تو اس وقت مرکز ظاہر ہوتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرا ظہور سب سے آخر میں اور بعثت سب سے بعد میں ہوئی کوئی نبی مصر میں آیا کوئی شام میں آیا' کسی کی نبوت کا اعلان مدائن سے کیا گیا لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے پیارے پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی نبوت کا اعلان مکہ مکرمہ کی سرزمین سے کیا گیا کیونکہ دائرۂ نبوت کا مرکز حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ زمین کا مرکز کعبۃ اللہ اور مکہ مکرمہ ہے۔ مرکزی نبی کی نبوت کا اعلان مرکز زمین سے کرایا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے نسب سے تو بے شمار نبی آئے لیکن حضرت اسماعیلؑ کے نسب اور صلب سے صرف ایک پیغمبر تشریف لائے۔ کیوں؟ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مقدس کیونکہ مرکز ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا درجہ نبوت ہی مرکزی ہے۔ آپؐ کا درجہ نبوت میں سورج کا ہے۔ جس طرح سورج کے بعد نہ چاند آسمان پر ہوتا ہے نہ ستارے ہوتے ہیں نہ بجلی روشن کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرمایا میرے ظہور کے بعد اگر آج موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کی نجات نبی بننے میں نہیں امتی بننے میں ہوتی۔ تورات میں نہیں اس قرآن میں ہوتی۔ نبوت کی ضرورت کب پڑتی ہے۔ جب پہلا دین ناقص ہو یا غیر محفوظ ہو۔ حضور ﷺ کو جو دین عطا کیا گیا اس کے بارے میں رب کائنات نے فرمایا۔

نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

تورات اور انجیل کے متعلق کہہ دیا گیا کہ اس کی حفاظت ان کے علماء کرام کے ذمہ ہے لیکن قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا۔ ہر دور میں قرآن مجید کے مخالف زیادہ رہے ہیں اور موافق اور ماننے والے کم رہے ہیں۔ ہر دور میں قرآن مجید کے مخالف مالدار اور سرمایہ دار رہے ہیں لیکن اس کے حاملین اور ماننے والے کمزور اور غریب رہے ہیں۔ آج بھی آپ دیکھیں روس چاہتا ہے کہ قرآن مجید نہ ہو' امریکہ چاہتا ہے کہ قرآن مجید مٹ جائے' برطانیہ چاہتا ہے کہ قرآن نہ ہو' سرمایہ دار طبقہ چاہتا ہے کہ قرآن نہ ہو' مسلم ممالک کے سربراہان کا قرآن مجید سے کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے لیکن اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ امریکہ اور روس کے بموں نے ہیروشیما اور ویت نام کو تباہ کیا۔ ان کے سرمایوں نے مسلمانوں کو تو گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن قرآن مجید کے ایک نقطہ کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکے۔ یہ دلیل ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت اللہ کی ذات مقدس نے فرمائی۔ قرآن کریم کی حفاظت کا بیڑہ اٹھایا اس امت میں ایسے بھی علماء کرام گزر چکے ہیں جنہوں نے ایک ہفتہ اور سات دن میں قرآن مجید یاد کیا۔ قرآن مجید مکمل ہے اور محفوظ ہے۔ جب دین مکمل ہو اور محفوظ بھی ہو تو پھر نبوت کی ضرورت کس بات کے لئے ہے۔ آخری دین آخری پیغمبر ہمارے حضرت محمد ﷺ ہیں' اس مرزا نے نبوت کا جو دعویٰ کیا پیغمبر کا تو انتخاب خدا کرتا ہے' جس کا انتخاب خدا کرتا ہے وہ محفوظ عن الخطاء (غلطیوں سے پاک و معصوم) ہے لیکن مرزا تو جھوٹ ہی جھوٹ کا پلندہ ہے اس نے تو ترقی درجات کئے' نبی ایسا ہوتا ہے' پہلے مہدی بنتا ہے' پھر مثیل مسیح بنتا ہے' پھر مسیح بنتا ہے' پھر بروزی نبی بنتا ہے' پھر مثیل محمد بنتا ہے' پھر محمد بن جاتا ہے۔ نبوت کا دعویٰ ایسا کیا جاتا ہے۔ ہمارا دوست تھا اس کا ایک گدھا بیمار ہو گیا۔ دلال کو کہا ایک روپیہ دوں گا اس گدھے کو فروخت کر دو۔ دلال مارکیٹ میں گدھے کو لے آیا۔ اس نے بیچنے کے لئے

آواز لگائی یہ گدھا جو ہے تیس میل فی گھنٹہ سفر طے کرتا ہے۔ پانچ من بوجھ اس پر رکھا جائے تو اس کو کوئی پرواہ نہیں۔ خراسان کے اصل گدھے کے خاندان اور نسل سے ہے۔ مالک ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس نے دلال کی زبانی گدھے کی تعریفیں سن کر کہا کہ اگر ایسا ہے تو میں اس کو نہیں بیچتا۔ دلال نے کہا بھائی یہ آپ والا ہی گدھا ہے۔ مالک نے کہا کہ یہ تو چل نہیں سکتا تھا۔ تم کہتے ہو کہ تیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے۔ دلال نے کہا وہ تو میں نے مارکیٹ میں قیمت لگانے کے لئے کہا تھا تاکہ جلدی بک جائے تو مرزا کو بھی یہ القاب اسی طرح دیئے گئے۔ یہ تو وہی گدھا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کو دیکھ ہے کیا۔ کبھی اس کو حیض (ماہواری) آتا ہے۔ کبھی استنجا کے ڈھیلے کھا لیتا ہے کبھی کیا کرتا ہے اور کبھی کیا کہتا ہے۔ ایسا کوئی پیغمبر ہو سکتا ہے۔ نبوت وھبی چیز ہوتی ہے کسبی چیز نہیں ہوتی۔ پیغمبر کا انتخاب خدا کرتا ہے۔ اس کی تعلیم کا انتظام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس کے حافظے کا انتظام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس کا جھوٹ دیکھو۔ اس کو کوئی بات یاد نہیں ہے۔ پیغمبر ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضور ﷺ تکرار کرتے رہتے ہیں قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی۔ اے پیغمبر آپ کو زبان ہلانے کی بھی اجازت نہیں۔ عرض کرنے لگے پروردگار عالم تکرار نہیں کروں گا قرآن مجید کو یاد نہیں کروں گا تو امت تک کیسے پہنچا سکوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو سبق ہم پڑھاتے ہیں اس کے بھولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہ پیغمبر جھوٹا استنجے کے ڈھیلے بھول کر کھا جاتا تھا۔ بخاری شریف میں حدیث ہے۔ ایک عورت نے حضور ﷺ کی دعوت کی۔ جب سالن کی پلیٹ پیش کی گئی تو آپ نے ایک بوٹی چبا کر باہر رکھ دی اور فرمایا میزبان عورت کہاں ہے۔ میزبان عورت حاضر ہوئی تو آپؐ نے فرمایا یہ بکری جو تم نے ہماری میزبانی کے لئے پکائی ہے مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کی گئی ہے اور بغیر اجازت ذبح کرکے پکائی گئی۔ میزبان عورت حیرت زدہ ہو گئی کہ خدا کے رسول ﷺ کو پتہ کیسے چلا؟ آپ ﷺ نے زبان باہر نکالی اور فرمایا پھیکے اور نمکین کا فرق ہر شخص کی زبان کر سکتی ہے۔ میٹھے اور کڑوے کا فرق ہر زبان کر سکتی ہے لیکن حلال اور حرام کا فرق نبوت کی زبان کر سکتی ہے اور کوئی زبان نہیں کر سکتی۔ اللہ جل شانہ نے پیغمبر کو ایسے پاکیزہ اوصاف کے جسم اور اعضاء دیئے کہ دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہمیں خطرہ نہیں ہے کہ دین ختم ہو جائے گا۔ میرے دوستو! یہ جو ڈاکے مار رہے ہیں وہ مسلمانوں پر مار رہے ہیں اس وجہ سے کہ ہماری نسبت حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ ہے۔ مرزا غلام احمد نے جھوٹا دعویٰ نبوت کرکے مسلمانوں کی نسبت کو حضور ﷺ کے ساتھ کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ انشاء اللہ یہ گروہ ذلیل ہوگا۔ ہماری نسبت حضور ﷺ کے ساتھ ہمیشہ قائم رہے گی۔ آپ مسلمان ہیں۔ الحمدللہ۔ ہمارا ایک دوست کامریڈ تھا جو خدا کو بھی نہیں مانتا تھا۔ ایک قادیانی اس کو تبلیغ کرنے گیا۔ بہت سارا کھانا بھی اس کی دلجوئی کے لئے لے گیا جیسا کہ ان کی تبلیغ کا طریقہ ہے۔ کبھی کیک کھلا کر اس کو مرزا غلام احمد کی مجددیت کا دعویٰ سناتا ہے۔ کبھی بسکٹ پیش کرکے مرزا غلام احمد کے مسیح ہونے کا دعویٰ سناتا ہے کبھی شربت پلا کر کہتا ہے کہ غلام احمد بروزی نبی تھا۔ بیچ میں حضرت کو حیض بھی جاری ہو گیا۔ کبھی کہا کہ مرزا آخری نبی تھا۔ جب وہ کامریڈ کھانا کھا کر شکم سیر ہو گیا تو قادیانی نے کامریڈ سے سوال کیا۔ کامریڈ صاحب آپ کو میری بات سمجھ میں آئی۔ کچھ تبلیغ دل میں اتری۔ تو کامریڈ نے جواب دیا۔ بات تو سمجھ میں آگئی لیکن آپ بے وقوف اور عقل سے فارغ مجھے نظر آتے ہیں۔ کہنے لگا کیسے بے وقوف ہوں۔ کامریڈ نے جواب دیا کہ لوگ ایسے بے دین ہو چکے ہیں کہ سچے نبی کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے اس کے احکامات نہیں مانتے تو اس بے غیرت جھوٹے کو کیسے مانیں گے۔ اب تو یہ جھوٹ اتنا عیاں ہو گیا ہے۔ دولت کے زور پر پھر رہے ہیں کبھی ربوہ کبھی برطانیہ میں۔ میری آپ سے یہی اپیل ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کرو اور پورا کا پورا عزم کرو کہ ہم جان دے دیں گے لیکن حضور ﷺ کی عزت پر اور ان کے دستار فضیلت پر ان کے تاج نبوت پر جس بے ایمان نے حملہ کیا اس کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

●●

مخلوق سے بے نیازی

ہشام بن عبد الملک (جو کہ بادشاہ تھا) کعبہ میں داخل ہوا تو اس کی نظر حضرت سالم بن عبد اللہ پر پڑی ان سے عرض کیا کوئی خدمت ہو تو فرمایئے' حضرت سالم نے جواب دیا "مجھے اللہ کے گھر میں غیر اللہ سے مانگتے ہوئے شرم آتی ہے۔"

پھر جب دونوں بیت اللہ سے باہر آ گئے تو پھر ہشام نے یاد دہانی کرائی کہ اب تو آپ بیت اللہ سے باہر آ گئے ہیں اب فرمایئے'

حضرت سالم نے فرمایا "دنیا کی کوئی حاجت پوری کر سکتے ہو یا آخرت کی؟"

ہشام نے کہا "ظاہر ہے دنیا کی۔"

حضرت سالم نے فرمایا "دنیا تو میں نے اس سے بھی نہیں مانگی جو دنیا کا مالک ہے تو پھر اس سے کیسے مانگ سکتا ہوں جو اس کا مالک نہیں۔"

اِسلام کی اخلاقی تعلیم

معبودِ برحق کی عبادتوں اور اس کے حقوق کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمان کو دنیا میں تمدنی' معیشی، معاشرتی اور اخلاقی زوایہ ہائے حیات میں ایک معیاری انسان بننا چاہیئے۔ کہ اسلام دنیا میں اللہ کی خالص عبادت اور اونچے اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ جناب سرورِ کائنات حضرت رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بعثت لا تمم حسن الاخلاق۔ میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (موطا امام مالکؒ)

پس مسلمان کی سیرت حسین اخلاق کے زیور سے آراستہ ہونی چاہیئے کہ سیرت کے حسن کا نکھار چمنستانِ عبادت کی بہار ہے۔

۹۶-۱۹۹۵ء کے درمیان مسلم کالونی ربوہ کو سوئی گیس فراہم کر دی جائے گی

فیصل آباد۔ آئندہ مالی سال ۹۶-۱۹۹۵ء کے دوران ہاؤسنگ اسکیم مسلم کالونی ربوہ کو سوئی گیس فراہم کر دی جائے گی۔ اس امر کی یقین دہانی منیجنگ ڈائریکٹر سوئی ناردرن نے ایک مراسلہ کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو کرائی' جنہوں نے صدر پاکستان' وزیراعظم اور وفاقی وزیر پیٹرولیم و قدرتی وسائل سے الگ الگ یادداشتوں کے ذریعہ مطالبہ کیا تھا کہ ربوہ میں قادیانیوں مرزائیوں کی طرح مسلم کالونی ربوہ کے مسلمان مکینوں کو فوری طور پر سوئی گیس فراہم کی جائے جبکہ اس کالونی میں ڈھائی سو سے زائد مسلمانوں کے گھر ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ سوئی ناردرن کے بڑے بڑے قادیانی افسر جن میں قادیانی مصطفیٰ احمد پرسنل منیجر اور مرزا ناصر احمد قادیانی چیف انجینئر سب سے بڑی رکاوٹ ہیں اور دیگر تین بڑے قادیانی افسر ہیں جبکہ حال ہی میں مسلم کالونی سے ملحقہ قادیانی محلہ دارالنصر شرقی میں نئی پائپ لائن بچھائی گئی ہے مگر مسلم کالونی کو محروم رکھا گیا ہے قادیانیوں کو اس جگہ بھی گیس دی گئی ہے جہاں ابھی آبادی بھی نہیں ہوئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ دارالنصر شرقی ملحقہ پائپ لائن سے نزدیکی مسلمان گھرانوں کو بھی فوری کنکشن دیئے جائیں اور مسلمانوں کے ساتھ زیادتی بند کی جائے۔

اخبارِ ختمِ نبوت

رپورٹیں خبریں تبصرے

جلسہ اور پریس کانفرنس سے خطاب

ختم نبوت یوتھ فورس

پاکستان سندھ کے صوبائی جنرل سیکریٹری مجاہد نیاز احمد بگلانی بلوچ اور علامہ جمال اللہ الحسینی نے پریس کلب باموکو سہ میں صحافیوں سے ملاقات کی اور پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ خطاب میں رہنماؤں نے کہا کہ قادیانیوں سے ہماری لڑائی دین کی وجہ سے ہے کیونکہ قادیانیوں نے حضور اکرم ﷺ کے بعد ایک ایسے شخص کو نبی تسلیم کیا ہے' جس کی نہ سیرت اچھی' نہ صورت۔ اگر آج تمام قادیانی مرزا غلام احمد پر لعنت بھیج کر ہمارے نبی کریم ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوجائیں تو ہمارا ان سے جھگڑا ختم اور وہ ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی عزت و مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ ملک میں قادیانیت کی خصوصاً سندھ میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لئے اور قادیانیت کی ناپاک سازشوں کو ختم کرنے کے لئے ایک بار پھر جوش و جذبہ کی ضرورت ہے۔

قادیانیوں کی گمراہ کن تبلیغی سرگرمیوں پر حکومت پابندی لگائے' مولانا محمد نذر عثمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا نذر عثمانی نے کہا ہے کہ قادیانیوں کی گمراہ کن سرگرمیوں پر ہم خاموش نہیں رہ سکتے اور اگر انتظامیہ نے اس کی روک تھام کے لئے موثر کارروائی نہ کی تو ہم مسلمان راست اقدام کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ وہ گوٹھ لاشاری میں جمعہ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ڈش انٹینا کے ذریعے مسلمانوں کو مرتد اعظم مرزا نجس (طاہر) کی گمراہ کن بکواس سننے کی دعوت دیتے ہیں جو کہ تبلیغ کرنے کے مترادف ہے اور قادیانی کسی بھی طرح اپنے کفریہ نظریات کی تبلیغ نہیں کرسکتے۔ گوٹھ اللہ لاشاری کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے عقائد و عزائم سے روشناس کراتے ہوئے مولانا نذر عثمانی نے کہا کہ قادیانی ایک بے بنیاد مذہب ہے۔ قادیانیت کا اصل مقصد مسلمانوں اور اسلام کو نقصان پہنچانا ہے کیونکہ یہ لوگ نہ تو ملک کے خیر خواہ ہیں اور نہ اسلام کے۔ اسرائیل جیسے بین الاقوامی دہشت گرد ملک میں بھی ان کے مشن موجود ہیں۔ مرزا قادیانی نے خود اپنی کتابوں میں خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا ہے۔ مولانا نذر عثمانی نے مزید کہا کہ ہم مسلمان قادیانیوں کی دھمکیوں سے مرعوب ہونے والے نہیں' ہم سچے اور بہادر اعظم سرکار دوعالم ﷺ کے امتی ہیں اور کسی جھوٹے ملعون کی ذریت سے ڈرنے والے نہیں۔ مولانا عثمانی نے حیدر آباد کی انتظامیہ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کی ان سازشوں کا نوٹس لیا جائے اور ان کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے ورنہ بعد کے حالات کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

انہوں نے مولانا غلام حسین ڈیپر کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آواز اٹھائی۔ مولانا عثمانی نے پیر آباد کی معتبر شخصیت مولانا عبدالمتین قریشی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ قریشی صاحب نے ہفت عشرہ سے گوٹھ لاشاری میں قادیانیت کے خلاف پروگرام کرنے کے لئے جتنا تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ اسے حضور ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل قبول فرمائے۔ جمعہ کے بعد پورے گوٹھ اللہ لاشاری میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

آزاد کشمیر کے وزیر قانون چوہدری عبدالعزیز صاحب سے ملاقات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک چھ رکنی وفد نے آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے رکن اور وزیر قانون چوہدری عبدالعزیز صاحب سے مظفر آباد میں ان کے دفتر میں ملاقات کی اور امتناع قادیانیت آرڈیننس جو اب آٹھویں ترمیم کا حصہ بن چکا ہے کے بارے میں تفصیلی بات چیت کی اور وزیر قانون سے درخواست کی کہ آئین کی دفعہ ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی میں اضافہ کرکے قادیانیوں کو ریاست آزاد جموں و کشمیر میں اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے۔ یاد رہے کہ آزاد کشمیر میں الگ قانون ہے۔ طریق کار یہ ہوتا ہے کہ جب بھی پاکستان میں کوئی قانون بنتا ہے تو آزاد گورنمنٹ اس کو آزاد کشمیر میں قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ سے پاس کرکے نافذ کراتی ہے لیکن ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق نے جب آرڈیننس جاری کیا تو اس کے بعد اس کو باقاعدہ ترمیم کا حصہ بنادیا گیا تھا لیکن یہ ترمیم آزاد کشمیر میں نہ ہوسکی۔ موجودہ وزیر قانون نے وعدہ کیا اور وفد کو یقین دہانی کرائی۔ وفد میں سید منظور احمد شاہ آسی' عبدالرؤف روفی' اقبال کلوروی مانسہرہ اور حضرت مولانا فضل کریم صاحب خطیب جامع مسجد سیکریٹری آزاد کشمیر' حضرت مولانا قاضی محمود الحسن صاحب مہتمم دارالعلوم اسلامیہ چھتر دومیل' مولانا مفتی خلیل الرحمن صاحب راڑہ پر مشتمل تھا۔ وفد کی قیادت مولانا فضل کریم صاحب اور قاضی محمود الحسن صاحب فرمارہے تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ اور چاروں ہائی کورٹس کے فیصلہ جات اور عدالت عظمیٰ سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ اور دیگر لٹریچر وزیر قانون چوہدری عبدالعزیز کو پیش کیا۔ ملاقات خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت مولانا عبداللہ خالد صاحب کی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کا تعزیتی اجلاس

(رپورٹ : قاری غلام سرور اعوان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے امیر مولانا عبداللہ خالد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر مجلس کا تعزیتی اجلاس بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۹۴ء کو مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں ہوا' اجلاس کی صدارت مولانا عبدالحق صاحب نے کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب آسی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک قاری عقیل قریشی صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی نے فرمائی۔ اجلاس میں مقررین نے مولانا مرحوم کی اسلامی' مذہبی' سیاسی خدمت کو سراہا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کے جانشین مفتی وقار الحق عثمانی کو علماء کی طرف سے یقین دہانی کرائی گئی کہ جس طرح مولانا مرحوم کے ساتھ ہر دینی تحریک میں علماء شانہ بشانہ شامل رہے اسی طرح آپ کے ساتھ بھی ہر طرح شامل رہیں گے۔ اس اجلاس میں مولانا مرحوم کے علاوہ مجلس کے دیگر تین مخلص راہنماؤں جناب مولانا عبدالغفور صاحب مرحوم' جناب حافظ زکریا صاحب اور جناب اشرف خان صاحب ترند کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی۔ اس اجلاس میں ضلع مانسہرہ کی مقتدر شخصیات و علماء کرام نے شرکت کی۔ جن میں استاذ العلماء و القراء جناب قاری فضل ربی صاحب' جناب مولانا دوست محمد صاحب منگلوری' مولانا قاضی شمس الدین صاحب گڑھی حبیب اللہ' مولانا غلام نبی صاحب اچھڑیاں' مولانا محمد معین صاحب اچھڑیاں' مولانا نذیر احمد صاحب' حاجی گل نبی صاحب کلا ڈھاکہ' قاضی حبیب الرحمن صاحب' مفتی کفایت اللہ صاحب لوہر پکھل' مولانا محمد یوسف صاحب فاضل دیوبند (چھڑے والے)' جناب قاضی حبیب الرحمن صاحب' قاضی رفیق الرحمان صاحب خطیب جامع مسجد کنگڑ' قاضی مشتاق صاحب' خطیب جامع مسجد خیاں' مولانا عبدالحق صاحب' خطیب جامع مسجد نیلاں قاضی محمد اسرائیل گڑھی صاحب' مولانا حمید اللہ صاحب لوہار بانڈہ' مولانا محبوب الرحمن صاحب جلو' مفتی وقار الحق صاحب عثمانی خطیب

مرکزی جامع مسجد مانسہرہ ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر عبدالرؤف صاحب روفی' مولانا سید ہدایت اللہ شاہ صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی اور لاہور سے فیصل مسجد کے خطیب مولانا غلام سرور اعوان نے بطور خاص شرکت کی۔ نیز ختم نبوت یوتھ فورس کے راہنماؤں اور ورکروں نے بھی بھاری تعداد میں شرکت کی۔

خطاب مولانا سید ہدایت اللہ شاہ صاحب

قبل ازیں مولانا سید ہدایت اللہ شاہ صاحب نے اپنے خطاب میں مولانا مرحوم کی خدمات کو سراہنے کے علاوہ ہزارہ ڈویژن میں قادیانوں' عیسائیوں اور بہائی فرقہ کی خفیہ اسلام دشمن سرگرمیوں کو بے نقاب کرتے ہوئے علماء کو خبردار کیا کہ ضلع مانسہرہ اور ہزارہ ڈویژن کی حدود میں اگر علماء نے متحد ہو کر باطل قوتوں کا مقابلہ نہ کیا تو ان فتنوں کو سر اٹھانے کا موقع مل جائے گا اور یہ ہم سب کے لئے بڑی بدقسمتی ہوگی اور ہم روز محشر عدالت الٰہی میں مجرم کی حیثیت سے پیش ہوں گے۔ اگر علماء حضرات ان فتنوں کا سر کچلنے کے لئے عزم بالجزم کرلیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہزارہ ڈویژن کو ایسے فتنوں سے پاک کردیں گے۔ لہٰذا ان پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ قادیانی' عیسائی اور بہائی فرقہ اپنے غیر ملکی آقاؤں کی مدد سے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے بھاری رقوم خرچ کرکے اسپتالوں اور اسکولوں کے لبادے اوڑھ کر سادہ لوح عوام کو گمراہ کررہے ہیں اور عیسائیوں نے تو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے گڑھی حبیب اللہ میں ۲۵ کنال کا رقبہ بھی انتقال کروالیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی تنظیمیں بجنام' قلندر آباد اور دیگر کئی شہروں اور دیہات میں سرگرم ہیں۔ ان کی سرگرمیوں کو بے نقاب کرنے میں ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانوں نے اہم کردار ادا کیا ہے لہٰذا علماء کو ان نوجوانوں کی سرپرستی کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں اور عوام الناس کو بھی بیدار کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم علماء اور عوام کے تعاون سے ایسی تحریک چلائیں گے اور ایسے اقدامات کریں گے کہ کوئی اسلام دشمن اس خطے میں ٹھہر نہ سکے گا۔ مولانا سید ہدایت اللہ شاہ صاحب کے جذبات کا تمام حاضرین نے بھرپور ساتھ دیا اور ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سرگرم عمل ہونے کا اعلان کیا۔ آخر میں دعائیہ کلمات نومنتخب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ مولانا عبدالحق صاحب نے فرماتے ہوئے علماء سے اپیل کی کہ دیوبندی' بریلوی اور اہلحدیث کے چھوٹے چھوٹے اختلاف بھلا کر تمام علماء متحد ہو کر فرقہ باطلہ کا مقابلہ کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

ہم آئین میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا تحفظ چاہتے ہیں' اکابر ختم نبوت کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے صوبائی امیر حضرت مولانا محمد منیرالدین اور دیگر راہنماؤں مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا عبدالواحد' مولانا قاری انوار الحق حقانی' مولانا عبدالرحیم رحیمی' حاجی سید شاہ' محمد آغا' حاجی سید سیف اللہ آغا' چوہدری حاجی محمد طفیل احرار' حاجی تاج محمد' حاجی نعمت اللہ خان' حاجی محمد عبداللہ مینگل' حافظ محمد انور خان مندوخیل' خلیل الرحمٰن اور غلام یاسین آصف نے مشترکہ بیان میں وفاقی وزیر قانون اقبال حیدر کے اس بیان کی شدید مذمت کی' جس میں کہا گیا کہ قائد حزب اختلاف حکومت سے آٹھویں ترمیم کے خاتمے پر تعاون نہیں کرتا بلکہ ہم آٹھویں ترمیم کو مکمل ختم کرنا چاہتے ہیں۔

عالمی مجلس کے راہنماؤں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا موجودہ انتخابی سیاست سے کوئی تعلق نہیں بلکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک مذہبی تبلیغی جماعت ہے جو پوری دنیا میں خصوصاً پاکستان میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور اسلام کی سربلندی کے لئے ہمہ وقت مصروف کار ہے۔ آٹھویں ترمیم میں صدر اور وزیراعظم کے اختیارات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ہم آٹھویں ترمیم میں اسلامی دفعات خصوصاً امتناع قادیانیت آرڈیننس کا تحفظ چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب صدر' وزیراعظم ایک ہی پی پی پی سے تعلق رکھتے ہیں تو متعلقہ وزیر جو خود اس پارٹی کا رکن ہے اس کو حکومت کے خاتمے کا کیا خوف سوار ہے بلکہ وہ اور موجودہ وفاقی حکومت امریکی حکومت کو یہ باور کرانا چاہ رہا ہے کہ ہم پاکستان میں قادیانیوں کو مکمل آزادی دینا چاہتے ہیں اور یہ بدترین قادیانیت نوازی اور اسلام دشمنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل کہ وزیر موصوف نے توہین رسالتؐ کے خاتمے پر غیر ملک میں بیان دیا جس پر مسلمانان پاکستان سراپا احتجاج بن گئے۔ متعلقہ وزیر کے ایسے بچگانہ بیانات سے موجودہ حکومت ختم بھی ہوسکتی ہے۔ مجلس کے راہنماؤں نے کہا کہ اگر موجودہ حکومت نے آٹھویں ترمیم کو مکمل ختم کرنے کی ناکام کوشش کی تو مسلمانان پاکستان ۵۳ء' ۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکوں کی یاد تازہ کرتے ہوئے جانی اور مالی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کال پر سروں پر کفن باندھ کر روڈوں پر نکل آئیں گے' اور عوام کا سیلاب موجودہ حکومت کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔

کوئٹہ بلوچستان میں عالمی مجلس کی طرف سے ۷ر ستمبر کو یوم تشکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی دفتر میں ۷ر ستمبر یوم تشکر کی مناسبت سے کارکنوں کی تقریب سے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی اور صوبائی سیکریٹری اطلاعات و رابطہ حافظ محمد انور خان مندوخیل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم اس خوشی میں یوم تشکر مناتے ہیں جو آج سے بیس سال قبل مسلمانوں کی یکصد سالہ جدوجہد رنگ لاتے ہوئے ۷۴ء میں قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور قادیانیوں کو چوہڑے اور چمار کی صفوں میں شامل کردیا۔ مقررین نے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے ساتھی علماء حق اور ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان پاکباز ہستیوں کی قربانیوں کی بدولت پاکستان پر قادیانیوں کی حکمرانی کا خواب چکنا چور ہوگیا اور مسلمانان پاکستان قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور انگریز کے اس سامراجی ٹولے کے عزائم سے باخبر رہے۔ مقررین نے قائد انقلاب اسلامی حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور دیگر ایم این اے ساتھیوں کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ۱۹۷۴ء میں نیشنل اسمبلی کے فلور پر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کردیا۔ مقررین نے کہا کہ افسوس کا مقام ہے کہ ۷۴ء کے آئین میں کی گئی ترمیم پر قانون سازی حکومت وقت نے نہ کی جس کی بدولت قادیانی فوج اور سول میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ ان عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے چوری چھپے سادہ لوح مسلمانوں میں اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرتے رہے۔ جس پر مارشل لاء دور میں عظیم الشان تحریک چلی تو قادیانیوں کی کھلم کھلا تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگاتے ہوئے حکومت وقت نے امتناع قادیانیت آرڈیننس ۸۴ء میں جاری کردیا۔ انہوں نے کہا کہ آج قادیانی مسلم نوجوانوں کو مختلف قسم کی لالچ دے کر گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کررہے ہیں لیکن نوجوانان پاکستان نے ان کے ہر قسم کی لالچ کو ٹھکرا کر اپنے آپ کو دامن مصطفیٰؐ سے وابستہ کر رکھا ہے۔ آخر میں مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو سول اور فوج کے کلیدی عہدوں سے فوراً برطرف کیا جائے۔

اٹک میں ایک قادیانی ڈاکٹر کی قادیانیت کی تبلیغ پر غم و غصہ کا اظہار

اٹک۔ دفتر ختم نبوت مدنی روڈ اٹک شہر میں آل پارٹیز ختم نبوت کی میٹنگ زیر صدارت مولانا سید منظور حسین شاہ صاحب ہوئی۔ اجلاس میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ علاوہ ازیں ریکارڈ ونگ (آر ٹلری سینٹر) میں کوٹلی (آزاد کشمیر) سے ایک قادیانی افسر اور اس کی بیوی کو بحیثیت لیڈی ڈاکٹر بیتھالوجسٹ سی ایم ایچ اٹک میں بھیجا جارہا ہے۔ ان دونوں کی آمد نہ صرف علاقہ میں بدامنی اور انتشار کا باعث بنے گی۔ بلکہ عالم اسلام کو بھی سخت نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اٹک کے تمام علماء کرام اور غیور مسلمانوں نے جی ایچ کیو راولپنڈی سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ ان دونوں افسروں کی فی الفور ٹرانسفر کو روک دیا جائے تاکہ علاقے میں امن قائم رہے۔ اس سلسلے میں علماء کا ایک وفد تشکیل دیا گیا۔ جو اعلیٰ فوجی و سول حکام سے ملنے پر ان کو اس حساس علاقے

میں ان افسروں کے بھیجنے کی وجہ سے ہونے والی خراب صورتحال سے آگاہ کرے گا اور بدامنی کو روکنے میں فوجی و سول انتظامیہ سے تعاون کی یقین دہانی کرائے گا۔

فیصل آباد میں آفتاب شیخ کو قادیانیوں کی طرف سے قتل کی دھمکیاں

فیصل آباد۔ گزشتہ روز مدنی مسجد حسن آباد میں کالونی کے سرکردہ رہنماؤں کا ایک اجلاس زیر صدارت علامہ شبیر محمد سیالوی خطیب مدنی مسجد منعقد ہوا' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولوی فقیر محمد اور صاحبزادہ طارق محمود نے بھی خصوصی دعوت پر اجلاس میں شرکت کی' جس میں ۳۰ اگست ۱۹۹۴ء کی رات کو قادیانیوں کی مسلمانوں پر فائرنگ اور ان کے ساتھ زیادتی کرنے پر تفصیلی بات چیت ہوئی اور مظلوم مسلمانوں کی بھرپور امداد کا فیصلہ کیا گیا۔ جس میں ایک ایکشن کمیٹی بنائی گئی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ یہ بلیرڈ کا تنازعہ نہیں تھا بلکہ مذہبی تنازعہ تھا جو کہ قادیانی آئے روز مسلمانوں کو تنگ کرتے تھے اور مظلوم مسلمان گھرانہ آفتاب احمد' مشتاق احمد کو تنگ کرتے اور قتل کی دھمکیاں دیتے تھے۔ وقوعہ کے روز بھی کافی قادیانی اسلحہ سے لیس ہو کر آفتاب کے گھر حملہ آور ہوئے۔ انہوں نے اپنے دفاع میں فائرنگ کی۔ دونوں طرف کی فائرنگ کے نتیجہ میں خطرناک دو قادیانی ہلاک' دو زخمی ہوئے اور مسلمان مشتاق احمد بھی فائرنگ سے زخمی ہوا۔ جبکہ قادیانیوں نے غلط پرچہ درج کرایا کہ بلیرڈ کھیلنے پر فائرنگ ہوئی۔ اجلاس میں طے پایا کہ اس کیس سے حکومت اور شہریوں کو صحیح حالات بتانے کے لئے ۱۳ ستمبر کو ایک پریس کانفرنس کی جائے گی' جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام شامل ہوں گے۔ حسن آباد میں ایک ختم نبوت کانفرنس اور احتجاجی جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی امداد اور سرپرستی کرنے پر قادیانی ڈی ایس پی حمید اللہ ونیش کو فوری تبدیل کیا جائے اور غیر جانبدارانہ تفتیش کی جائے۔

تنظیم اسلامی کانفرنس کے سربراہ سے مولوی فقیر محمد کی اپیل

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ تنظیم اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حامد الغابد کیمپ پاکستان اسلام آباد سے اپیل کی ہے کہ جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی مرتد غیر مسلم کے پیروکاروں کو پاکستان کی طرح تنظیم کے رکن ممالک بقیہ ۵۰ ملکوں میں بھی قادیانیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر کے مقابلہ کے لئے لندن میں قائم قادیانی احمدیہ ٹیلی ویژن کی طرح مسلم امہ کا ایک مشترکہ ٹیلی ویژن اور مسلم ورلڈ نیوز ایجنسی قائم کی جائے جس کے ذریعہ تمام غیر مسلموں کا اسلام کے بارے غلط پروپیگنڈہ کا جواب دیا جاسکے اور ساری دنیا میں غلبہ اسلام کے لئے بہتر منصوبہ بندی اور تشہیر کا بندوبست کیا جائے۔

فیصل آباد میں فائرنگ کے واقعات کی تحقیقات کرائی جائے' مولوی فقیر محمد

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی سرگرمیوں اور فائرنگ کے واقعات کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے اور قادیانیوں کی سرپرستی کرنے والے ڈی ایس پی سی آئی اے حمید اللہ قریشی قادیانی غیر مسلم اور ایڈیشنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن فیصل آباد طاہر عارف قادیانی غیر مسلم کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ محلہ مصطفیٰ آباد میں قادیانی اپنے گھروں پر ڈش انٹینا کے ساتھ بوسٹر لگا کر پی ٹی وی کی نشریات جام کر کے مرزا طاہر کی تقریر زبردستی مسلمانوں کے گھروں پر سناتے ہیں' جس کی وجہ سے مسلمان نوجوانوں میں اشتعال پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی تبلیغی سرگرمیاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں مگر قادیانیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی ہے۔ اسی طرح تھانہ فیکٹری ایریا کے علاقہ مسعود آباد میں غیر قانونی قادیانی عبادت گاہ بند نہیں کی گئی اور نہ ہی باغ ورکی مل میں قادیانی عبادت گاہ پر قادیانیوں کا نام لکھا گیا ہے یہ مسئلہ بھی کافی عرصہ سے چلا آرہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۳ اگست ۱۹۹۴ء کی رات کو لاسال اسکول میں قادیانی نوجوانوں کی طرف سے فائرنگ کی تحقیقات کرائی جائے اور ۳۰ اگست ۱۹۹۴ء کی رات کو حسن آباد میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان فائرنگ کی انکوائری بھی اعلیٰ سطح پر کرانے کے لئے موثر احکامات جاری کئے جائیں اور قادیانیوں سے اسلحہ برآمد کر کے ضبط کیا جائے جبکہ قادیانی فیصل آباد میں خون خرابہ کر کے بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں۔

فیصل آباد محکمہ انہار کے چیف انجینئر کے خلاف تحقیقات شروع ہو گئیں' مولوی فقیر محمد

فیصل آباد۔ صوبائی وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ایک قادیانی غیر مسلم اختر چیمہ اسسٹنٹ لینڈ ریکلیمیشن آفیسر کے خلاف چیف انجینئر محکمہ انہار فیصل آباد ڈویژن نے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے انکوائری افسر کو تحریری طور پر اپنا بیان داخل کرایا ہے' جس میں کہا گیا ہے کہ اختر چیمہ قادیانی غیر مسلم مرتد خطرناک قادیانی ہے' جس نے سرکاری کوارٹر نمبر ۳ء ۴ پر غیر قانونی قبضہ کر رکھا ہے' یہ قادیانی جماعت احمدیہ کا مبلغ ہے اور اس رہائش گاہ سرکاری کوٹھی پر قادیانیوں کے غیر قانونی اجتماع کرتا ہے' عبادت کراتا ہے' لائبریری بنائی ہوئی ہے اور صرف گریڈ ۱۴ کا ملازم ہونے کے باوجود اتنی بڑی کوٹھی پر رہائش نہیں رکھ سکتا جو گریڈ ۱۸ کے افسر کے لئے مخصوص ہے۔ اس کوٹھی کو خالی کرانے کے لئے عدالت فیصلہ دے چکی ہے اور سیکرٹری اری گیشن نے بھی کوٹھی خالی کرنے کی تاریخ مقرر کی تھی' جس پر اس قادیانی نے کوٹھی خالی نہ کی اور اپنا تبادلہ سیاسی طور پر کروا کر دوبارہ فیصل آباد میں تعینات ہو گیا ہے' جس سے دینی حلقوں میں سخت تشویش پائی جاتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس خطرناک قادیانی کا تبادلہ فیصل آباد ڈویژن سے باہر کیا جائے۔ یہ کوٹھی اس قادیانی سے خالی کروا کر گریڈ ۱۸ کے مستحق افسر محکمہ انہار کو الاٹ کی جائے تاکہ سرکاری عمارت میں قادیانیت کی تبلیغ بند ہو سکے۔ اس کوٹھی کے کونہ میں لگایا گیا غیر قانونی کھوکھا ہٹایا جائے۔ کٹوائے گئے سرکاری درختوں کی پڑتال کی جائے۔ ٹی پی چوک کینال کالونی سے کونہ پر غیر قانونی تعمیر شدہ ایک قادیانی کی چائے کی دکان گرائی جائے جو ناجائز تجاوزات کے زمرہ میں آتی ہے۔

بقیہ نور اور نار کے درمیان

سے تعبیر کیا گیا ہے۔ امام غزالیؒ نور کی تشریح یوں لکھتے ہیں۔ "پہلے سورج کا نور ہے' لیکن آنکھ کا نور نہ ہو تو سورج کا نور بیکار ہے۔ اس کے بعد عقل کا نور ہے' اگر عقل کا نور نہ ہو تو آنکھ اور سورج دونوں کا نور کچھ فائدہ نہیں دیتا۔"

اگر کسی لالچ یا تکلیف سے بچنے کے لئے کوئی شخص خدانخواستہ اسلام سے پھر گیا تو اس کی عقل کا نور جاتا رہا۔ مرنے کے بعد اسے ایسے ایسے مصائب کا سامنا ہوگا کہ دنیا کے سب عیش و آرام بھول جائے گا۔ پھر ان مشکلات سے کبھی نجات نہ ہوگی۔ یوں نار (آگ) اس پر غالب آجائے گی اور اسے فنا کر دے گی۔ پس دانائی اسی میں ہے کہ انسان دنیاوی بادشاہی یعنی وقتی مفاد کی خاطر نور (ایمان) سچائی کی راہ نہ چھوڑے بلکہ ہمہ وقت حقوق اللہ و حقوق العباد کی متعین کردہ حدود میں زندگی بسر کرنے کی کوشش کرے۔ اے اللہ آپ ہمیں ہدایت فرمائیے اور ہماری عقل میں وسعت بخش دیجئے (آمین)۔

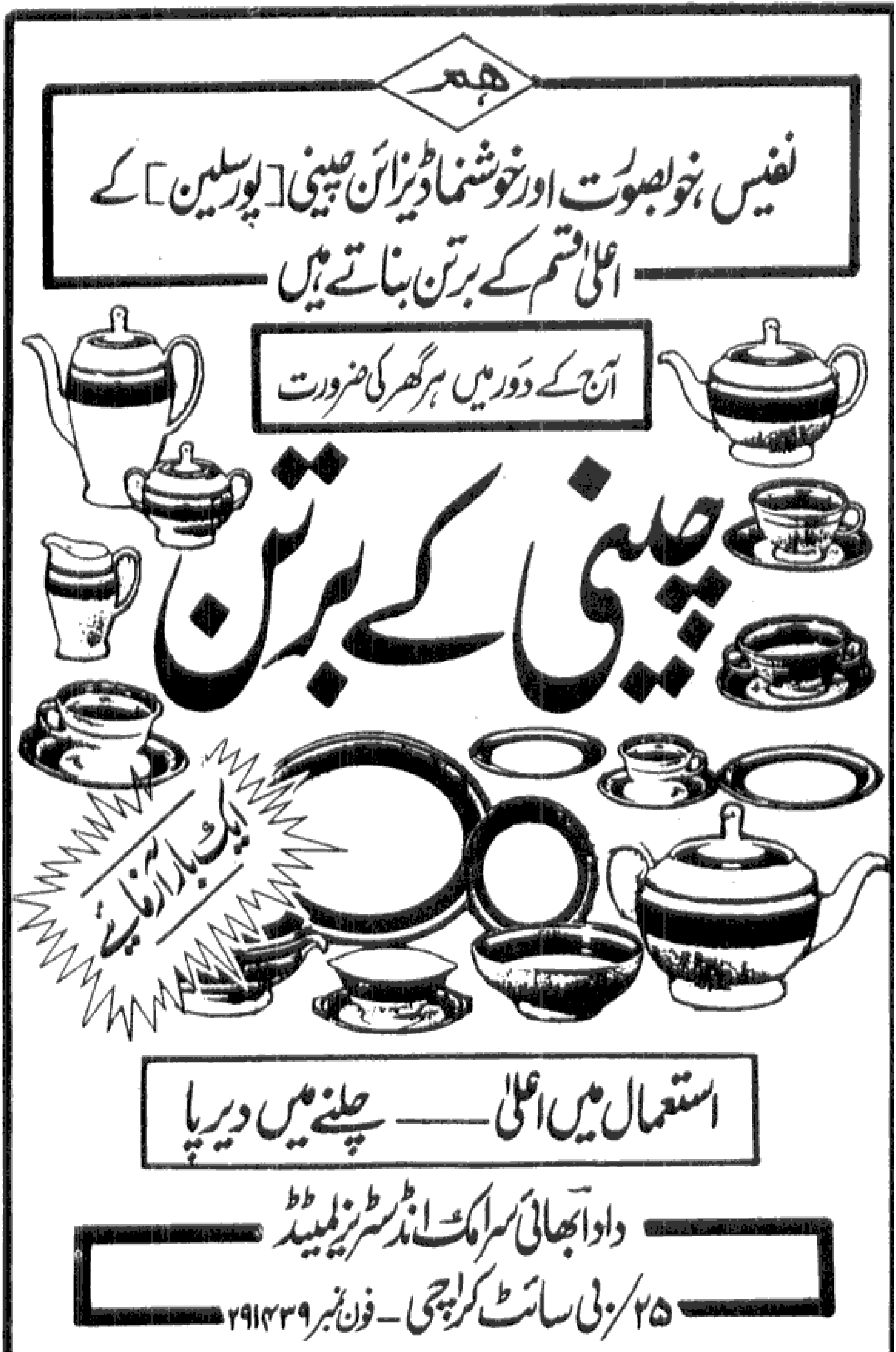
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمائیے
استعمال میں اعلیٰ —— چلنے میں دیرپا
داؤد بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ
۲۵/بی سائٹ کراچی ـ فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

آہ! رخصت ہوا شیخ درخواستیؒ

ابو عمار زاہد الراشدی گوجرانوالہ

مجھے شعر و شاعری کے ساتھ ایک سامع اور قاری کی حیثیت سے زیادہ کبھی دلچسپی نہیں رہی اور نہ ہی عروض و قافیہ کے فن سے آشنا ہوں۔ تاہم شاید یہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے ساتھ عقیدت و محبت کا کرشمہ ہے کہ گزشتہ روز گلاسگو میں ان کی وفات کی خبر ملی تو طبیعت بہت بے چین رہی اور گلاسگو سے لندن واپس آتے ہوئے دوران سفر جذبات غم مندرجہ ذیل اشعار کی صورت اختیار کر گئے' جو میری زندگی کی پہلی کاوش ہے' اہل فن سے معذرت کے ساتھ یہ منظوم جذبات غم پیش خدمت ہیں۔

آہ رخصت ہوا شیخ درخواستیؒ — وہ جو لاریب تھا منبع راستی
جس کے ہونٹوں پہ ہر دم تھا ذکر نبیؐ — اور آنکھوں میں یاد خدا کی نمی
جس کی باتوں میں خوشبو صداقت کی تھی — اور کردار میں ضو شرافت کی تھی
تھا پلاتا وہ عشق پیمبرؐ کا جام — اور سناتا ہر اک کو خدا کا کلام
گنبد سبز ہردم تصور میں تھا — اور اس کے سوا ہر تخیل حرام
اس کی خلوت تھی جلوت کی آئینہ دار — ہر جگہ اس کے لب پہ رہا ذکر یارؐ
ذکر اسلافؒ سے تر تھی اس کی زباں — فکر حق دہلویؒ کا تھا وہ ترجماں
شیخ احمد علیؒ کا تھا وہ جانشیں — دین پور کی وہ تاریخ کا تھا امیں
نیم بسمل رہا فکر اسلام میں — گزری ساری عمر حق کے پیغام میں
وہ عبید اللہ سندھیؒ کی سوچیں لئے — شمع احساس ہر دم جلاتا رہا
وہ نفاذ شریعت کا پیغام حق — حکمرانوں کو پیہم سناتا رہا
کفر و باطل کی ہر ایک تحریک پر — وہ تڑپتا رہا پیچ کھاتا رہا
اہل حق کی محافل سجاتا ہوا — درد اور کرب کی لو لگاتا ہوا
ملے دیں کو غلبہ کسی طور پر — بس اسی فکر میں دل جلاتا ہوا

چل دیا خلد کو پیکر آگہی
غمزدہ ہے بہت زاہد الراشدی

KHAT ME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اول
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ رحمۃ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرھویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے چودھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی 'نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ فرض ختم نبوت 'حیات عیسیٰ علیہ السلام 'کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی 'مذہب سے لے کر سیاست تک 'مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں 'علماء 'مناظرین 'وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۴۰۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۰۰ روپے ڈاک خرچ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ

مرکزی ناظم اعلیٰ 'عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
صدر دفتر 'حضوری باغ روڈ 'ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸